طمطراق اور ڈھٹائی سے پیش کرنے کھڑے ہو گئے، حالانکہ ان کے بڑوں نے خود
اس کے جوابات دیدیئے تھے اور نا قابل استدلال قرار دیدیا تھا نمونہ کے لئے الفرقان
مولانا ناظر حسن دیوبندی اور امام الکلام مولانا عبدالحئی لکھنوی کا مطالعہ کریں مگر ایک
شیخ جی کی شیخی قابو میں نہیں رہ سکی آپ نے حیا و انصاف کو خیرباد کہتے ہوئے ازدل
فضول ہاتھ میں قلم پکڑ لیا اگر آپ ایسا نہ کرتے تو شیخ جی کو پہچانتا ہی کون تھا۔ اس سے آپکی
تجارت کو بھی خاصی امداد ہو جائیگی - شیخ جی نہایت مختصر بات ہے آپ کسی حال میں
کامیاب نہیں ہو سکتے جس طرح اصحاب اخدود والے لڑکے کو اس زمانے کا بادشاہ
قتل پر کامیاب نہ ہو سکا جب تک؟ لڑکے کی ہدایت کے موجب اس بادشاہ نے نہیں کیا
لڑکے نے کہا تھا کہ میرے ہی ترکش سے تیر لیا جاوے اور بسم اللہ رب ھذا الغلام کہتے
ہوئے نہ ماریگا تو مجھے مار نہیں سکتا - حضرات اسی طرح شیخ جی ہمارے کہنے کی موجب
نہ کرینگے تو ہمارے رسالوں کا جواب اہل انصاف کے نزدیک ہرگز نہ ہوگا شیخ جی
ہماری بلکہ تمام اہل اسلام کی مستند حدیث کی کتابوں میں سے ایک حدیث اس
قسم کی صحیح صریح مرفوع ہمیں نکال کر پیش کر دیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
تم امام کے پیچھے سورہ فاتحہ مت پڑھو پڑھو گے تو تمہاری نماز نہ ہوگی جس طرح -
اہل اسلام کی مستند کتب میں صاف صریح واضح طور پر صحیح وحسن روایتیں موجود
ہیں کہ بلا سورہ فاتحہ کے پیچھے پڑھے نماز نہیں ہوتی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کے سوا
کچھ مت پڑھو بس ہمارا سر خم ہے - شیخ جی اس قدر تو تو میں میں کی ضرورت
ہی کیا ہے ہمارا مقصد قلعہ جیتنا نہیں نہ جیت کا تمغہ حاصل کرنا مقصود ہے ہم تو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے پیاسے و بھوکے ہیں بس کمر کس اور اس شرط پر
قلم اٹھائیے ورنہ غیرت کو خیرباد کہتے ہوئے روسیاہی کا تمغہ نہ حاصل کریں اور
خدا کے مال کو مفت ضائع نہ کرائیں ہمیں آپ کے آئینہ حقیقت کے جواب کی

کی بھی ضرورت نہ تھی چونکہ وہ اس قابل ہی نہ تھی۔ مگر اتمام حجت کے لئے صرف ریویوز کیا ہے۔ اور آئندہ کیلئے منہ بند ہو آپ مناظرہ کی بھی تحریک کر رہے ہیں شیخ جی آئیے ہم حاضر ہیں ہمارا دعویٰ ہے کہ امام کے پیچھے بغیر سورہ فاتحہ پڑھے نماز نہیں ہوتی آپ کا دعویٰ ہے کہ امام کے پیچھے بغیر سورہ فاتحہ پڑھے نماز ہو جاتی ہے آپ بھی اپنے مناظر سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا صریح صحیح ارشاد پیش کرائیں اور ہم بھی انشاءاللہ کریں گے صرف اس معمولی سی بات پر فریقین کا فیصلہ ہوگا آپ کو اگر یہ انصافی ایمانداری کا مناظرہ منظور ہے تو آپ کے زندہ دل مناظر سے اتنا لکھوا کر بذریعہ اشتہار شائع کر دیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صاف صریح صحیح روایت پیش کریں گے کہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہیں پڑھنا چاہیئے یا حضور نے منع فرمایا ہے شیخ جی کیا آپ کو **منظور و قبول ہے؟** تحریری لکھوا کر جواب بہت جلد ہفتہ عشرہ میں دیں اگر کوئی منصف مزاج اس ہماری تحریر کو خلاف عدل فرمائیں ہم واپس لینے کو تیار ہیں وہ ہمیں انصاف و عدل کی بات بتائیں ہم قبول کریں گے ان ارید الا الاصلاح وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت میں ہوئیں والسلام خیر خواہ ناچیز سراپا تقصیر بندہ عبدالکبیر عبدالجلیل سامرودی کان اللہ لہ .....

مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۲ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَحَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔ اَمَّا بَعْدُ ـــ

آج مورخہ ۹ راکتوبر ۱۹۸۵ء کو ایک رسالہ مسماۃ بائینہ حقیقت پہونچا اس کے صـ ۸۱ میں ایک ضمیمہ بزعم مؤلف میرے رسالہ تحذیر الانام کا جواب ہے دیکھا۔ یہ رسالہ اس قابل نہ تھا کہ اس کا جواب لکھا جاتا اور اپنا قیمتی وقت صرف کرتا اس لئے کہ حقیقت میں یہ جواب ہی نہیں ہے کسی انصاف پسند کے سامنے رکھ دیں تاکہ وہ امتیاز کرلیں میں اپنے رسالہ میں یہ پیش گوئی کرچکا تھا کہ ان کے بڑے بڑے ذی علم کے بھی قدم نہ اٹھ سکیں گے۔ شیخ یحییٰ صاحب کو برا ماننے کی کوئی وجہ نہیں۔ ہمارے رسالے کا جواب تو بالکل آسان تھا ہم نے جس طرح صریح صحیح حدیثیں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کی لکھی تھی آپ بھی بذات خود نہیں تو کسی اپنے بڑے سے کوئی ایسی حدیث مرفوع صریح صحیح پیش کردیتے کہ جس میں صراحۃ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کی نفی ہوتی ہم سر خم کرلیتے حق کے سامنے کسی کو بھی چون وچرا اور دم ارنے کی کیا طاقت مگر ایسا نہیں کیا آپ کا دل بھی گواہی دیتا ہوگا ہماری ضرب کچھ معمولی نہ تھی میں اسوقت آپ کے رسالہ پر مختصر ریویوز ہی کرتا ہوں اس لئے کہ رسالہ جواب کے قابل ہی نہ تھا ........

**مجھ پر الزام** | آپ صـ ۸۲ میں تحریر فرماتے ہیں مولانا سامرودی تمہاری تجارت تو لاثانی ہے الخ شیخ یحییٰ صاحب یہ مجھ پر افترا ہے میرا اور آپ کا آٹھ سو میل سے کا فاصلہ ہے آپ ہمارے یہاں تشریف لائیے یا کم از کم بھی تشریف لے جائیے وہاں جس سے مرضی میں آوے میرے متعلق دریافت فرمالیں یا تین پیسہ کا کارڈ لکھ کر آپ کے مولانا داؤد رازی سے معلوم کرلیں کچھ نہیں تو آپ اپنے مفتی دیوبندی ہی سے

میرے متعلق دریافت فرمائیں کہ میرا کیا پیشہ ہے آپ کو معلوم ہو جائیگا شیخ جی آپ
بجن کی اگر تجارت کرتے ہیں تو میں زراعت پیشہ کرتا ہوں میرا آج تک مریدوں
سے اینٹھ کر کھانے کا پیشہ نہیں رہا بلکہ میں یہاں اپنے گھر بھی طلباء کو کھلاکر درس
دیتا ہوں اور محلہ کے دوسرے احباب بھی طلباء کی کفالت کرتے ہیں۔ ہمارا مقامی
مدرسہ آج تک بفضلہ تعالیٰ کسی کا دست نگر نہ ہوا نہ ہی اس ہمارے مدرسے کیلئے چندہ
جمع کیا گیا۔ امامت وغیرہ میرا معاشی ذریعہ نہیں آپ نے جو الزامات اس ناچیز پر رکھے
ہیں انھیں آپ اگر نطفہ حلال سے ہیں تو ثابت کردیں ورنہ آپ تو قانوناً اور عنداللہ
مجرم اور جوابدہ ہو نگے برانہ مانیں یہ کلمہ میں نے صرف آپ کو غیرت دلانے کی
بنا پر لکھدیئے ہیں تاکہ آپ سردولی سے بیٹھ نہ جائیں۔ رہا آپ کا لکھنا کہ گھوڑے کی
قربانی کے گوشت کو بغیر ڈکار کے ہضم کرجانا سو شیخ جی آپ اچھی طرح سے موتیا صاف
کرا کے عینک لگاکر اپنی طحاوی شریف کو پہلے اُٹھاکر دیکھیں اگر خود میں طاقت نہ
ہو تو اپنے کسی بڑے کو دکھاکر سیرابی حاصل کیجئے۔

**گھوڑے کی حِلت** طحاوی باب اکل لحوم الفرس عن اسماء بنت ابی بکر قالت
نحرنا فرساً علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکلناہ۔ یعنی اسماء ابوبکر صدیقؓ
کی صاحبزادی فرماتی ہیں ہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بابعادت
میں گھوڑے کی قربانی کی اور اُسے کھایا یہی امام طحاوی فرماتے ہیں وممن ذھب
الی ذالک ابو یوسف و محمد رحمھما اللہ گھوڑے کی حلت کا مذہب امام
ابو یوسفؒ اور محمدؒ کا بھی ہے آگے فرماتے ہیں لعد تردید قیاس لکن الاثار
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صحت و تواترت اولی ان یقال ابھا۔
من النظر ولا سیما اذقد اخبر جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنھما فی حدیثہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اباح لھم لحوم الخیل یعنی جب حدیثیں رسول اللہ صلعم

صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح آجا دیں اور ان کا متواتر ہونا بھی ثابت ہو جاوے تو پھر
یہ قیاس سے ہر درجہا بہتر ہے خصوصاً جب کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں
خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھوڑے کا گوشت حلال کر دیا اب ۔
جامع الصغیر امام محمدؒ صفحہ ۱۵ کو ملاحظہ کیجئے وقال ابو یوسف ومحمد رحمہما اللہ لا باس
بابوال الابل ولحم الفرس (کتاب الکراہیۃ) ترجمہ اوپر گذر چکا کتاب الآثار امام محمد
صفحہ ۱۸۰ ھذا (اعنی کراھیۃ لحم الفرس) قول ابی حنیفۃ ولسنا ناخذ بہ ولا نری
بلحم الفرس باسا وقد جاء فی احلالہ آثار کثیرۃ یعنی ابو حنیفہؒ
گھوڑے کے گوشت کو مکروہ کہتے ہیں۔ مگر ہم ان کی اس بات کو نہیں لیتے
ہم تو اس کے گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے بیشک اس کے
حلال ہونے میں بہت سی حدیثیں آئی ہوئی ہیں شیخ جی سن لیا یہ کون حضرت
ہیں یہ آپ کے مذہبی آرگن ہیں ہم پر ہی تیوری چڑھاتے پھرتے ہو اور سُن
لیجیے اپنی مستند کتاب درمختار صفحہ ۲۹۷ جلد ۵ کتاب الذبائح قیل ان ابا حنیفۃ رجع
عن حرمتہ قبل موتہ بثلاثۃ ایام وعلیہ الفتویٰ عمادیہ ۔ کہنے میں آیا ہے کہ
امام ابو حنیفہؒ نے گھوڑے کی حرمت سے مرنے سے تین دن پہلے ہی رجوع کر لیا ہے
اسی پر فتویٰ بھی ہے شامی نے اسکے نیچے لکھا ہے کہ یہ اب مکروہ تنزیہی
ہوا ظاہر روایت بھی یہی ہے اور یہی صحیح ہے آپ کے مولانا محمود حسن دیوبندی
نے بھی تنزیہی ہی کو ثابت کیا ہے اب تو آپ کو تسلی ہو گئی غالباً اب تو آپ
کسی اور کے حصہ میں بمشکل ہی آنے دیں گے بخوبی ہضم ہو جایا کرے گا ۔
ڈکار کی بھی کیا ضرورت واقع ہو گی شیخ جی کیا یہ آپ کا اپنے مذہب سے
بے خبر ہونا نہیں آپ کو ویسے کھاتے ہوئے ڈر معلوم ہوتا ہے ہم سے
لائن صاف کرانے کے بعد اپنی گاڑی لڑھکانے کا شاید تہیہ کر لیا ہو گا شیخ جی آپ کا یہ لکھنا صفحہ ۱۲ پر کہ

ہمارے عالم سمجھتے ہیں۔ کہ زاغ کی بولی شاہین نہیں بولتا الخ اصل بات یہ ہے کہ شاہین کی بولی زاغ ہی نہیں سمجھتے۔ لہٰذا زاغ بیچارہ شاہین سے باتیں ہی کیا کرسکتا ہے۔ وہ تو صرف کائیں کائیں ہی کرکے ہی غل مچانا چاہتا ہے۔ اور بس اس کے پاس رکھا ہی کیا جو شاہین کی باتوں کا جواب دیتے۔ شاہین شاہین ہی ہے۔ اور کوا تو کوا ہی ہے۔ کوا شاہین کی باتوں کو سمجھے کیا جو اس کا جواب باصواب دے شیخ جی! آپ کا یہ کہنا بالکل درست ہے۔ کہ اگر جواب دیتے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا خلاف ہوتا، واقعی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بالکل واضح ہے۔ کہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ آپ کے حنفی بھائی مولوی عبدالحی لکھنوی نے بھی صاف طور سے اقرار کرلیا ہے پھر سے آپ غیث الغمام و امام الکلام صفحہ ۱۵۶ کو ملاحظہ کریں۔ ان الاحادیث التی استدل بھا اصحابنا لیس فیھا حدیث یدل علی النھی عن قراءۃ الفاتحۃ خلف الامام خصوصًا۔ یہ الفاظ امام الکلام کے ہیں۔ یا دیکھیں غیث الغمام کے الفاظ اس طرح ہیں۔ لیس فیھا حدیث یدل صراحۃ علی النھی عن قراءۃ الفاتحۃ خلف کما ان فی الجانب المقابل یوجد حدیث دال علی قراءۃ للمقتدی الفاتحۃ خلف الامام۔ پھر فرماتے ہیں دعوی کے ساتھ لم یرد فی روایۃ قط لا تقرأ الفاتحۃ خلف الامام ونحوہ اونھی رسول اللہ صلعم عن قراءۃ الفاتحہ خلف الامام۔ خلاصہ ان کے کلام کا یہ ہے کہ ہمارے علماء جن احادیث سے دلیل پکڑتے ہیں۔ ان پر ایک بھی ایسی حدیث نہیں کہ جسمیں بالخصوص امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کی ممانعت آئی ہو یا صراحۃً سورہ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنے کو منع کرتا ہو۔ جس طرح ہمارے مدمقابل کے یہاں ایسی حدیثیں ہیں جو مقتدی کو امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے پر دال ہیں۔ پھر جنھوں نے

دعوی سے کہا - کہ کسی ایک روایت میں یہ نہیں آیا کہ کبھی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ تم امام کے پیچھے سورہ فاتحہ مت پڑھو۔ یا آپ نے سورہ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنے سے منع کیا ہو۔ شیخ جی اب تو فرمائیے کہ آپ کے مولویوں کی زبان بند کرنے والی یہ چیز ہوئی - معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے مولوی صاحبان آپ جیسے نہیں تھے انہیں کچھ انسانیت کی ہوا ضرور لگی ہوئی معلوم ہوتی ہے - آپ جیسے ہوتے تو برابر کائیں کائیں کرتے دیتے مگر یہاں تو وہ ہتھیار دکھایا ہے۔ کہ کوے اپنی کائیں کائیں بھی بھول گئے ، نہ معلوم کہاں اڑ کر پناہ لی - جس کی خبر صرف خداوند ہی کو ہے اور وہ علام الغیوب ہے

# طباعت پر اعتراض

آپ صفحہ ۸۴ میں لکھتے ہیں اپنی کتاب پر ۲۱ ستمبر ۵۳ء درج کیا ہے مگر اس کی طباعت ماہ مارچ ۵۴ء میں ہوئی جس پر آپ ریویو فرماتے ہیں۔ مولانا کے گھر میں یا ساهرود میں ماہ مارچ ۵۴ء کو ماہ ستمبر ۵۳ء کہتے ہونگے شیخ جی ہم نے یہ کب دعوی کیا تھا - بات صرف اسی قدر ہے - کہ ۲۱ ستمبر ۵۳ء کی لکھی ہوئی ۵۴ء میں طبع ہوئی - اور تو کوئی بات نہیں - شیخ جی! میں دہلی سے آٹھ سو میل کے فاصلہ پر ہوں - کتابت دہلی میں ہو تصحیح پروف وغیرہ کے لئے میرے پاس کتاب آوے آخر اسمیں کچھ دیر لگتی ہوگی یا نہ اور پھر اتنی دور سے کاتب تلاش کرنا اگر چھ ماہ ہو گئے تو اس میں ہوا ہی کیا مجھے آپ یہ بتائیے کہ آپ نے یہ اپنا رسالہ میرے جواب میں لکھا تھا - اگر لکھا تھا تو آپ نے مجھے کس وقت پہونچایا تھا کیا آپ کو جواب حاصل کرنے کی غرض سے میرے پاس بھیجنا ضروری نہ تھا - وہ رسید پیش کیجیے جس تاریخ کو آپ نے مجھے پہونچایا تھا

آپ کو میرا پتہ بحر العلوم تھا خط کتابت پہلے ہو چکی تھی یہی آپ کی کتاب مجھے اب ملی ہے تاخیر سے ملنے کی وجہ سے صرف اسی قدر ہے کہ میرا دہلی آنے کا قصد تھا ہمارے احبابوں نے میرے وہاں آنے پر دینے کا تہیہ کر لیا تھا مگر ارادہ الٰہی سے میرا آنا نہ ہو بالآخر مجبور ہو کر میرے پاس کتاب آئی ہے میں کھیتی کے مشغلہ میں تھا اور ہوں یہ چونکہ فصل کاٹی جا رہی ہے کل شیخ جی بڑا بڑا کینگے کہ دیکھو اتنی مدت کے بعد میری کتاب کا جواب نکلا۔ شیخ جی پہلے اپنے گریباں میں منہ ڈال لیں اور پھر زبان کھولنے کا قصد کریں میری کتاب اسرار دین گر آٹھ دن میں تیار ہو گئی تھی دہلی چھپنے کیلئے بھیجا سات سال کے بعد جب میں دہلی جاتا ہوں تو پھر اوسے طبع کراتا ہوں کیا اس سے یہ لازم آگیا کہ اتنی مدت کے بعد جواب تیار ہوا۔ شیخ جی مطبع گھر کا نہیں دوسروں کے ذریعہ کام کرانا اس میں تاخیر لازمی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ تھوک مال باہر سے نہیں منگواتے مقامی دوکانداروں سے خرید کر کام چلاتے ہونگے البتہ جنھیں بالواسطہ منگانا ہوتا ہے اون میں تاخیر لازمی ہے لہٰذا شیخ جی یہ باتیں تو آپ کی عقلمندوں کی تو نہیں ہیں میرا جواب دیر سے نکلا تو مولانا مالک کانپوری کا تو پہلے ہی نکل چکا تھا مگر مثل مشہور ہے پڑی سو پڑی مگر ٹانگ تو کھڑی شیخ جی ص۵۵ میں لکھتے ہیں ''اکاث بارہ میں جو امام باڑہ ہے وہ بھی تو اپنے کو امامیہ کہتے ہیں''، یہ کسقدر جھوٹ پر مبنی ہے یہ لوگ اپنے کو امامیہ ہرگز نہیں کہتے نا اہل دین کے اعدا اسی طرح کہتے ہیں۔ سمجھ کر جواب دیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگ صابی یا دیوبندیوں کو لوگ وہابی کہتے ہیں تو کیا آپ یہ باور کر سکتے ہیں اور کہنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ دیوبندی اپنے کو وہابی کہتے ہیں اور اس لفظ سے وہ خوش ہیں۔ دیوبند کو وہابی باڑہ اگر کوئی کہے تو موزوں ہوگا یا نہیں۔ خوب سوچ لیں پھر جواب دیں۔ شیخ جی امام بنانا تو آپکی بھی عقائد کی کتابیں واجب بتاتی ہیں ہر زمانہ میں نظام بعثت قائم کرنے کی بنا پر آپ کی کتاب المسافر فی المسائرہ ص۱۴۹ ونصب الامام بعد انقراض زمن النبوۃ واجب علی الامۃ عندنا مطلقاً سمعاً لا عقلاً ای واجب من جہۃ السمع لا من جہۃ العقل یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد ہمارے حنفیہ کے

نزدیک امام مقرر کرنا ہر زمانے میں واجب ہے امام اہل حل و عقد کے بیعت سے مقرر ہوتا ہے
دعویٰ سے نہیں مولوی عبدالوہابؒ نے دعویٰ نہیں کیا تھا بلکہ لوگوں نے انھیں منتخب کیا تھا
مگر خدا حسد و دشمنی اور بغض کا منھ کالا کرے جھوٹ بھیوں نے اڑا دیا کہ عبدالوہاب نے
امامت کا دعویٰ کیا یہ بات غلط ہے۔ شیخ جی آپ سنی سنائی کے مرید ہیں آپکو تحقیق سے کیا
واسطہ مولوی عبدالوہابؒ بھی تو آپ کے نزدیک ہی رہتے تھے مگر ایمان سے کہیے کہ آپ نے انہیں
اپنی امارت کا دعویٰ کرتے سنا تھا خدا کے سامنے ایک روز جانا ہے سچ اور جھوٹ میں چار ہی
انگشت کا فاصلہ تو ہے حدیث شریف میں ہے کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع ۔
صفحہ ۸۶ میں شیخ جی لکھتے ہیں "میں نے بھی اپنے امام کے ساتھ ترجمہ میں حکم والے لکھا تھا سچ ہے
دروغ گو را حافظہ نباشد ابھی ابھی کل ہی کی تو بات ہے کیا ٹوپی کو کہیں آنکھ پر سرک
نہیں آئی تھی اپنے تو حکم کرنے والے یعنی امام ہیں لکھا ہے حکم والے نہیں لکھا تھا شیخ جی حکم
کرنے والے یعنی امام اور حکم والے کیا ایک ہی ہیں ؟ شاید یہ آپکی دوکان کی خاص اصطلاح ہو گی
واقعی کوؤں کو شاہین کی بولی کب سمجھ میں آسکتی تھی وہ تو صرف کائیں کائیں ہی کی عمل
بجاتے رہینگے کسی اپنے نوکر ہی سے اس محاورہ کو دریافت کر لئے ہوتے شیخ جی حکم کرنے
والے یعنی امام واقعی کوؤں کی بولی ہے امام کا معنیٰ تو شیخ جی کہیں ثابت نہیں میرا دعویٰ تھا
کہ امام کا معنیٰ میرے علم میں تو کسی سے وارد نہیں" اگر آپ میری بات سمجھے تھے تو اتنا ہی کرتے
کہ آپ کسی مستند ہستی سے اس کا ثبوت پیش کر دیتے نہ یہ کہ زاغ کی وہی کائیں کی رٹ
آپ کا لکھنا ع چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ! اس احقر نے امام اعظمؒ کے متعلق لکھا تھا
کہ اہلحدیث ہو کر امام اعظمؒ کی شان میں گستاخانہ اور توہین آمیز کلمات ہرگز روا نہیں رکھ سکتا آپ نے
صفحہ ۸۶ صفحہ ۸۸ تک وہی کوؤں کی کائیں کائیں کا حساب لگایا آپ کا یہ دعویٰ ہے کہ امام وکیع
امام عبداللہ بن المبارک امام اوزاعی جیسی ہستیاں امام صاحب سے ناواقف ہی تھیں امام
وکیع اور ابن المبارک کو تو آپ کے علما امام صاحب کے خاص الخاص شاگردوں میں شمار کرتے ہیں

کرتے ہیں۔ پھر آپ انہیں امام صاحب کے علم سے ناواقف فرمائیں۔ آپ کا فرمانا بالکل صحیح ہے کوّا شاہین کی بولی کیا سمجھے گا یہی وجہ ہے کہ آپ نے تکی تمثیلیں بھی دینے بیٹھ گئے منجملہ ان کے ایک یوں " فرماتے ہیں " اور فلاں کتاب میں مسلمانوں کے گروہ کا عقیدہ لکھا ہوا ہے کہ نیکی کا خدا الگ ہے اور بدی کا الگ ہے۔ شیخ جی یہ عقیدہ مسلمانوں کے ایک گروہ کا نہیں بلکہ مجوسیوں کا ضرور ہے۔ آپ اونٹ بٹانا ہی ہانکتے معلوم ہوتے ہیں۔ وہی زاغ کی سمائیں۔ یہ مسلمانوں پر ایک زبردست اتہام ہے، اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں۔ اور نہ ہی ارباب مذاہب کا۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ کو اس میں دھوکہ لگا ہوا ہے کہ امام صاحب کے متعلق جن اکابر نے حقیقت کا آئینہ سامنے رکھا ہے۔ انھیں آپ امام صاحب کے علم سے ناواقف سمجھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ آپ کی دوسری تمثیلات بھی اسی کی موافقت کر رہی ہیں۔ بھلا جو خدا کو ایک تسلیم کرے پھر تثلیث کا بھی قائل ہو گیا؟ مسیح اور عزیر کو خدا کہہ سکتا ہے البتہ ان کے علاوہ ناواقف ضرور کہہ سکتے ہیں۔ شیخ جی یہاں آپ کی تمثیلات بیکار ہیں۔ اس لئے کہ جن اکابر نے جو باتیں امام صاحب کے متعلق فرمائی ہیں وہ ان کے چیلے اور شاگرد ہیں۔ جو ان کے رگ و ریشہ سے واقف تھے انھوں نے یہ باتیں کہی ہیں۔ اگر یہ باتیں کسی ایسی ہستی کی ہوں۔ جنہوں نے امام صاحب کو دیکھا نہ ہو یا امام صاحب کے علم سے بے خبر ہو تو آپ کی تمثیلات واقعی کچھ چسپاں ہوتیں۔ واقعی کوّے کو شاہین کی بولی سمجھنا ہی نہیں تھا۔ بے سمجھے ہی کائیں کی اپنی حسب العادت تو رٹ لگا دی شیخ جی! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بالکل صحیح ہے۔ حبك الشیٔ یعمی ویصم۔ واشربوا فی قلوبهم العجل والوں کی طرح کسی کی نہ سنئے۔ شیخ جی ابلیس کے چیلے تو ابلیس پر لعنت بھی کر دیتے ہیں۔ اماموں کے چیلے کی مجال کہ کوئی بات واقعی کو بھی ان کی شان میں اپنے دل میں جگہ دیں۔ یہ آپ ہی پر منحصر نہیں دنیا میں یہی نظیر آرہا ہے جس فریق نے بھی حق کو آدمیوں کی بنا پر پہچانا وہ ایسے ہی کیا کرتا ہے۔ بخلاف اس فریق

کے کہ جنھوں نے آدمیوں کو حق سے پہچانا ہے وہ برابر صحیح بات کو تسلیم کریں گے امام بخاریؒ۔ امام النسائیؒ امام حمیدیؒ وغیرہ محدثین کو امام صاحب سے کیا عداوت تھی۔ اگر ان ائمہ محدثین نے کچھ کلام کیا ہے۔ تو انھوں نے آئینہ حقیقت کی بنا پر امر واقعی کا تذکرہ کیا ہے انھوں نے امام صاحب کو صدوق ثقہ اور انکی جلالت شان سے تو انکار نہیں کیا ہے۔ ان دونوں باتوں میں تعارض نہیں ہوا اگر نا شیخ جی آپ کی مشہور مستند کتاب فتح القدیر ابن الہمام ص۳۷۹ ج ۱ طبع ہند کو بنظر غائر دیکھیں ابن معین نے ایک راوی کو ضعیف بتایا ابو حاتم نے اسے صدوق کہا اس پر یوں ریویو فرماتے ہیں۔ ولا تعارض بین کلامیھما اذ الصدق لاینافی سائر وجوہ الضعف۔ امام ترمذی نے اپنی علل میں اسکی خوب وضاحت فرمادی ہے ملاحظہ ہو فرماتے ہیں وقد تکلم بعض اھل الحدیث فی قوم من اجلۃ اھل العلم وضعفوھم من قبل حفظھم ووثقھم اخرون من الائمۃ بجلالتھم وصدقھم۔

اس کو جرح میں فقاہت اور جلالت کا لحاظ نہیں ہوتا۔ یہ تو شاہین کی شاہی بولیاں ہیں کوے حضرات کی بلا جانیں انھیں اس سے واسطہ ہی کیا۔ بیچارے دارقطنی اور غزالی کو ناحق اظہار حقیقت کی وجہ سے عینی وغیرہ نے تعصب مذہبی کی بنا پر ضعیف کہدیا۔ خدارا انصاف تو کریں اس سے تو یہ ظاہر ہوا۔ کہ اصل بات کا اظہار ہی جرم ہے مگر شیخ جی! محدثین اس کی پرواہ نہیں کرتے کوے تو برابر اپنی کائیں کائیں کی صدائیں کو بجاتے ہی رہینگے۔ شیخ جی امام صاحب کی جلالت فقاہت صداقت وغیرہ کا کسی محدث نے انکار نہیں کیا۔ آپ انکی باتوں کو لئے کیوں الاپتے رہتے ہیں شیخ جی ص۹۱ میں خطیب کے بیانات کو متناقض تصور فرما رہے ہیں۔ حالانکہ وہ دونوں باتیں متعارض نہیں ہیں۔ مگر وہی زاغ شاہین کی بولی کیا خاک سمجھیں گے آپ جسکو من گھڑت اور صریح بہتان بتاتے ہیں۔ آپ کو من گھڑت اس لئے نظر آتے ہیں۔ کہ آپ ایک ہی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ نہ معلوم دوسری ہے بھی یا نہیں۔ شیخ جی اگر آپ کی دو ہوتی تو تاریخ ابن خلکان ہیں سے لم یکن یعاب

بشتیؒ کے بعد کی عبارت بے ڈکار ہضم نہ کر جائیے جناب والا آپ نے تو وہی لاتقربوا الصلوٰۃ والا معاملہ کیا اور وانتم سکاری کو چھوڑ دیا یہ ہے آپ کی اصل مذہبی دیانت داری۔ اہل علم کا شیوہ یہ نہیں بلکہ اہل ہوا کا یہ خاصہ ہے امام وکیع جو آپ کے امام صاحب کے شاگرد آپ کے نزدیک ہیں فرماتے ہیں اھل العلم یکتبون مالھم و علیھم واھل الاھواء لایکتبون الا مالھم۔ ملاحظہ ہو دارقطنی صنا سطر اہل علم مالہٗ وما علیہ کو لکھ دیا کرتے ہیں اور اہل ہوا صرف مالہٗ ہی کو لکھا کرتے ہیں خطیب بغدادی تو اہل علم ہی کا طریقہ اختیار کیا تھا مگر آپ کے کلیجہ پارہ ہو گئے آپ کی منشا تو یہ تھی کہ خطیب صرف امام صاحب کی مدح سرائی ہی کے گیت گاتے یہ دوسرا امر ہے کہ کہاں تک وہ قابل مدح ہوتے جس طرح آپ نے کیا یہ سب آئینہ کی حقیقت یہاں بھی ہے کہ وہ دیکھنے والے کے تمام عیوب کو ظاہر کر دیتا ہے مگر آئینہ صاف ہو آپکی طرح دھندلا نہ ہو۔ یہ شیخ جی یہ عبارت ہم آپ کو بھلا کب ہضم ہونے دینگے آنکھیں پھاڑ کر ڈبل پاور کا چشمہ لگا کر موٹے حرفوں کے بتلانے والے کا برنج استعمال فرما کر دل ہاتھ پر رکھ کر بالکل سرد دلی سے مکرر دیکھیے کہ لیعاب کے بعد کیا چیز ہے سنئے اور بغور ملاحظہ فرمائیے وہ چیز ہوئی قلۃ العربیۃ ہے یعنی امام صاحب ممدوح میں کوئی عیب نہیں صرف اتنا عیب ہے کہ عربیت کی مہارت کم تھی۔ اب تو شیخ جی سمجھ گئے ہونگے ہائے ہاتھ ابن خلکان نے کیسے پتے کی سنائی ہے آپ بھی تو اب اپنی زبان مبارک سے کہہ دیجئے اصل ابن خلکان میں لفظ تحفظہ ہے مگر شیخ جی یا اُن کے اعوان والانصار نے لفظ حفظہ لکھ دیا دیکھو ایران کا مطبوعہ نسخہ ۱۲۹۱ھ جلد دو۲ - تحفظہ اور حفظہ میں آخر کچھ فرق ہے یا نہیں دیانتداری سے کہیئے یہ ہیں انہوں کے کارنامے جو شاہین کے خواب دیکھتے ہیں امام الجرح والتعدیل امام ذہبی نے میزان میں امام صاحب کے متعلق خطیب سے کسی قسم کی خفگی ظاہر نہیں کی بلکہ یوں گویا ہوئے۔ وترجمہ الخطیب فی فصلین من تاریخہ واستوفیٰ کلام الفریقین معدلیہ ومضعفیہ

کس قدر منصفانہ کلام عامدانہ لکھا ہے اگر خطیب کا طریقہ تحریر غلط ہوتا تو ضرور اس پر ریویوز فرماتے اس میں خطیب نے قصور ہی کیا کیا ہے بلکہ خطیب نے اہل علم کا طرز اختیار کیا تھا مگر جس تعصبی مذہبی کو غارت کرے کہ یہ انسان کو نابینا ہی کر دیتی ہے امام احمد نے سچ کہا ہے التقلید عمی یہی وجہ ہے کہ آپ کو خطیب کا لکھا پسند نہیں۔ جسے آپ صد ۹۳ میں خرافات تصور فرماتے ہیں صد ۹۳ میں آپ فرماتے ہیں مولانا صاحب؛ حضرت سیدنا امام اعظم کی ہستی ناپاک تھی ناپاک تو آپ جیسوں نے اونکو بنانا چاہا تھا اور آپ کے مستند علماء نے اونکی پوتر ہستی کو مکدر بنایا تھا لہذا ہمارا کام اون سے اُن گندگیوں کو دور کرنا مقصود تھا اور ہے۔ شیخ جی آپ نے اپنے مذہب کی کتابیں برابر دیکھی نہیں اگر دیکھتے تو اس قسم کی زٹلی بولی نہ بولتے چاند سورج پر اگر کوئی نجاست ڈالے تو قصور کس کا۔ خدا رسول کی پاک ہستیوں پر نجاست پھینکے تو کیا آپ کا حق نہیں اوسے ان سے ہٹانا؟ انبیاء و رسل کی اصل بعثت کس لئے ہوئی ذب عن الشریعت کیا فرض نہیں؛ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ذب عن عرض اخیہ بالغیبۃ کان حقًا علی اللہ ان یقیہ یوم النار اخرجہ احمد والطبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت یزید شیخ جی کیا واقعی جس طرح آپ کی مستند کتابوں میں لکھا ہے امام صاحب کی ذات ویسے ہی تھی ذرا ہوش اور جارح کر کلیجہ پر ہاتھ رکھ کر نہایت سرد دلی فرمائیں لیجئے آپ نمبروار دیکھتے جایئے اور دیانتداری سے کہتے جایئے ۱ احکام القرآن جصاص صد ۲۵۶، ۲ ملاحظہ ہو استنجا کے متعلق۔ الاستنجاء لیس بفرض وان الصلوۃ جائزۃ مع ترکہ اذا لم یتعد الموضع - نیز لکھتا ہے اجاز اصحابنا صلاتہ وان کان مسیئا فی ترکہ یعنی استنجا کرنا فرض نہیں - ہمارے نزدیک بلا استنجا کئے نماز جائز ہے اگرچہ وہ برا کار ہے مگر مخرج سے نجاست بڑھی نہ ہو اگر مخرج سے بڑھی ہے تو مثقال یعنی لم. ماشہ سے زائد نہ ہو۔ طحطاوی حاشیہ درمختار صد ۱۶۲ ج ا مطبوعہ قدیم مصر فصل استنجاء وما اذا ما وزاد النجس المخارج فسلہ لیس بفرض الا اذا زاد علی المثقال ومثلہ الجوھرۃ النیرۃ شرح قدوری صد ۱۲ میں ہے اذا

اذا لم یستنج بحجر ونحوہ بغیرہ وکانت لم یجاوز مخرجہا جازت صلوٰتہ
پتھر وغیرہ سے استنجا نہ کرے اور ناپاکی اس کے نکلنے کی جگہ سے تجاوز نہ کر گئی ہو اس کی
نماز درست ہے بحرالرائق میں یہاں تک لکھا ہے کہ کسی کے مقعد کو اگرچہ بڑی ہی کیوں
نہ ہو اور اس پر نجاست بھی لگ جائے ماشہ سے زائد ہی ہو مگر مخرج سے باہر نہ گئی ہو معاف ہے اس لئے
کہ ہم حنفیوں کا اتفاق ہے کہ ان ما علی المقعد ساقط۔ دبر کی نجاست معافی میں ہے
بلکہ جن لوگوں نے مخرج سے زائد کے لئے استنجا کو فرض بنایا ہے یہ ان کا تسامح ہے بھول ہے
دیکھو درمختار کتاب الطہارۃ۔ ہدایہ میں ہے الاستنجاء سنۃ استنجا سنت ہے فرض
نہیں شیخ جی دیکھ لیا اب ۲ لیجئے آپ کے یہاں جان بوجھ کر بغیر طہارت نماز پڑھنا
کفر نہیں ملاحظہ ہو درمختار ان تعمد الصلوٰۃ بلا طہر غیر مکفر نفع المفتی والسائل ص۵۵
میں اسی سوال کے جواب میں اسی کو ظاہر مذہب ٹھہرایا ہے لکھتے ہیں وھو ظاہر المذھب
کما فی الدرالمختار اب ۳ لیجئے آپ کے یہاں نجاست چاٹ لینے سے بھی پاک ہو
جاتی ہے دیکھو کبیری شرح منیہ ص۱۸ عالمگیری مطبوعہ کلکتہ ص۱۶ ج ۱ وکذا یجوز ازالۃ
النجاسۃ فی الجملۃ باللحس اب ۴ ملاحظہ ہو چوپایہ سے روزہ کی حالت میں وطی
کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا انزال ہو یا نہ درمختار میں ہے اذا ادخل ذکرہ فی بھیمۃ
او میتۃ من غیر انزال شامی ص۱۰۳ ج ۲ مطبوعہ مصر قدیم میں ہے ونقل فی البحر وکذا الزیلعی
وغیرہ الاجماع علی عدم الفساد مع الانزال بلکہ غسل بھی نہیں آتا شیخ جی سن لیا
شیخ جی کی چاروں بلکہ پانچوں انگلیاں گھی میں اب ۵ لیجئے رج چوپایہ کے وطی سے
انزال ہو تب بھی فاسد نہیں ہوتا انزال نہ ہو تو دم بھی نہیں آتا دیکھو بحرالرائق فلا غسل لوطی
البہیمۃ مطلقاً فتح القدیر ص۱۰۳ ج ۲ میں ہے لو جامع بھیمۃ وانزل لم یفسد حجۃ
وعلیہ دم وان لم ینزل فلا شیٔ علیہ شیخ جی دیکھا؟ اب ۶ ملاحظہ ہو شراب وغیرہ
چار ہی سم کی یعنی کھجور انگور کشمش وغیرہ ہدایہ میں ہے الاشربۃ المحرمۃ اربعۃ یعنی شراب

جو حرام ہے وہ صرف چار ہی چیزوں کی بنی ہوئی حرام ہے جامع الصغیر امام محمد نے لکھا ہے وماسوی ذالک من الاشربۃ فلا باس بہ جامع الصغیر کے ص۱۵۲ میں یہ عبارت موجود ہے ہدایہ میں اس کے بعد لکھا ہے وھو نص علی ان ما یتخذ من الحنطۃ والشعیر والعسل و الذرۃ فحلال عند ابی حنیفۃ۔ یعنی امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک گیہوں جو شہد جوار وغیرہ کی بنی ہوئی شراب حلال ہے کہیے شیخ جی کیسی کہی۔ کیوں اب تو آپ کی پانچوں گھی میں ہوگئیں اب ۔ ۸ ملاحظہ ہو وضو کے فراغت کے بعد اگر کوئی استنجا بجائے پہلے کرنے کے بعد میں کرے تو وضو میں خامی نہیں آئیگی دیکھو فتوی سراجیہ اذا توضا ثم استنجے لا یفسد وضوءہ اب نمبر ۹ ملاحظہ ہو آپ کے مذہب میں اگر کسی کی کوئی چیز چھین کر لیلے اب اس کو کھا گیے بس چبانے کی محنت سے وہ حلال ہو گئی دیکھو فتوی قاضی خاں ص۳۳۶ ج ۲ اذا اکل عین الغصب عن ابی حنیفۃ انہ یاکل حلالاً لانہ استھلکہ بالمضغ فیصیر ملکا لہ قبل الابتلاع ۔ شیخ جی اب تو خوش ہو جائیے۔ اب ۹ ملاحظہ ہو فرمائیے آپ کے تو مذہب میں ہے کہ زانی کسی عورت سے زنا کرے اور صرف یوں کہدے کہ یہ میری عورت ہے اگرچہ وہ دوسرے کی ہی عورت ہے اس کو گواہ لانے کی بھی ضرورت نہیں (حد معاف) دیکھو شامی ص۱۷۲ ج ۳ مطبوعہ مصر قدیم ذالبحر لوادعی انھا زوجتہ فلاحد وان کانت زوجۃ الغیر ولا یکلف اقامۃ البینۃ درمختار کی عبارت اس طرح ہے ادعی الزانی انھا زوجتہ سقط الحد وان کانت زوجۃ الغیر بلا بینۃ شیخ جی سن لیا اب ۱۰ ملاحظہ ہو آپ کے مذہب میں ہے اگر چور دعوی کرے کہ یہ چیز میری ہے بلا گواہ قائم کیے ہی اس پر حد شرعی ختم دیکھو آپ کی ہدایہ واذا ادعی السارق ان العین المسروقۃ ملکہ سقط القطع عنہ وان لم یقم بینۃ لیجیے اب ۱۱ شیخ جی آپ کے مذہب میں ہے کہ اگر صرافی میں انگلیوں کے درمیان ۔ رقم کی چوری کرے تو اس پر شرعی حد نہیں دیکھو درمختار ولا یقطع صراف ضم من یسرق الدراھم بین اصابعہ شیخ جی کو مزے ہیں ۔ اچھا اب بارہ کی سنیے اگر اللہ تعالی

برا ایسا کپڑا لپیٹ لیا جاوے کہ جس میں فرج کی گرمی محسوس نہ ہو اور پھر خوب شہوت رانی کی جاوے نہ روزہ جاوے نہ کفارہ آوے دیکھو فتاوی غرائب اذا الف ذکرہ بخرقۃ و جامعھا کفران لم یمنع الخرقۃ وصول الحرارۃ الیہ والا فلا۔ اسی طرح فتاوی محیط اور قنیہ اور حیات الصائمین میں بھی ہے اب ۱۳ کی سن لیں آپ کے مذہب میں آلہ تناسل کھڑا کر کے برہنہ فرج سے خوب رگڑے لگائیں روزہ میں کوئی خرابی نہ آئیگی دیکھو فتاوی حسب الفتی المباشرۃ الفاحشۃ لا یفسد الصوم عند ابی حنیفۃ وابی یوسف میرے شیخ جی مزے سے لیجئے اب ۱۴ پر نظر دوڑائیے آپ کے مذہب میں ہے کہ اگر کوئی کسی عورت پر نکاح کا دعوی کر دے وہ بیچاری انکار ہی کرتی رہے ادھر دو جھوٹے گواہ کھڑے کر کے قاضی صاحب سے ڈگری کرالی نکاح کی ..... اب اس مرد کو اس عورت سے وطی بھی حلال ہے اس عورت کو اس جھوٹے مدعی کو اپنی ذات پر قابو دینا بھی حلال خدا کے یہاں بھی اس کی کوئی بازپرس نہیں شیخ جی سمجھ گئے لیجئے اصل عبارت عینی شرح کنز صفحہ ۲۵۰ مطبوعہ بمبئی شامی بحرالرائق سے صفحہ ۵۱۶ ج ۲ مطبوعہ مصر قدیم اذا ادعی علی امراۃ نکاحھا وھی تجحد واقام علیھا شاھدی زور وقضی القاضی بالنکاح بینھما حل للزوج وطؤھا وحل للمراۃ التمکین منہ عندہ عینی شرح ہدایہ کو بھی ذرا دیکھ لیں میرے شیخ جی بڑے کام کی باتیں ہیں اور لیجئے ۱۵ آپ کے مذہب میں غلام کو مالک سے سود لینا درست ہے دیکھو ہدایہ باب الربوا لا ربوا بین المولی وعبدہ میرے شیخ جی یہ ہے اصل آپ کے تجارت کی راز اب ۱۶ کو دیکھئے حنفیہ کے لئے استبراء ختم کیلئے حیلہ کرنا جائز ہے دیکھو ہدایہ شریف لا باس بالاحتیال لاسقاط الاستبراء عند ابی حنیفۃ شیخ جی اب تو استبراء کی ضرورت آپ کو تو نہیں رہیگی۔ شیخ جی اب ۱۷ کو لیں آپ کے مذہب میں آگ برستی گرجا بنانے یا شراب خانہ بنانے کے لئے مکان کرایہ پر دینا درست دیکھو ہدایہ صفحہ ۴۴۵ ج ۲ (اخرین) من اجر

من اجر بیتا یخذ فیہ بیت نار او کنیسۃ او بیعۃ او یباع فیہ الخمر فلا باس بہ وھذا عند ابی حنیفۃ شیخ جی اب نمبر ۱۸ کو غور سے دیکھیں آپ کے یہاں اپنے کتے کو کاٹ کر اس کا گوشت بیچنا جائز ہے دیکھو عالمگیری صفحہ ۱۴۷ ج ۴ وفی فتاوی ابی اللیث سمرقندی اذا ذبح کلبہ و باع لحمہ جاز۔ شیخ جی اب نمبر ۱۹ پر ذہن آزمائی فرمائیں آپ کے یہاں خمر کے علاوہ تمام قسم کی شراب جو حرام ہیں انکی خرید و فروخت جائز ہے دیکھو فتاوی عالمگیری صفحہ ۴۸ ج ۴ قال ابوحنیفۃ یجوز بیع الاشربۃ المحرمۃ کلہا الا الخمر شیخ جی اب آپ کو کیا چاہیئے اس تجارت میں ثمن سے منفعت خوب ہوگی اب نمبر ۲۰ کی بھی فریاد سن لیں آپ کے یہاں ہے کہ اگر ماں۔ بہن۔ بیٹی وغیرہ محرمات ابدیہ سے جان بوجھ کر نکاح بھی کرے اور اس سے صحبت بھی کرے تاہم اس پر کوئی حد نہیں صرف تعزیر ہے دیکھو ہدایہ من تزوج امرأۃ لا یحل نکاحہا فوطیہا لا یجب علیہ الحد عند ابی حنیفۃ قاضی خان صفحہ ۴۸۶ ج ۴ میں ہے وان قال علمت انہا علی حرام عند ابی حنیفۃ......

اب نمبر ۲۱ کو بنظر غائر ملاحظہ فرمائیں چوپایہ کی فرج میں اور مری ہوئی عورت کی فرج میں جماع کرنے سے نہ ہی غسل لازم ہوتا ہے اور نہ ہی وضو ٹوٹتا ہے دیکھو عالمگیری صفحہ ۱۳۶ مطبوعہ دہلی والایلاج فیہ کالایلاج فی الکوز ولھذا لا یوجب الغسل ولا ینقض الطہارۃ۔ چارپایہ کے فرج میں داخل کرنا ایسا ہے جیسے کوزہ میں داخل کر دیا اسی وجہ سے نہ ہی غسل واجب اور نہ ہی وضو جاتا ہے خزانۃ الروایات میں ہے ظہیریہ فتاوی سے کہ چوپایہ کی فرج منہ کے قائم مقام ہے فی الظہیریۃ فرج البھیمۃ بمنزلۃ الفم شیخ جی سن لیا کیا کہتے ہیں۔ نمبر ۲۳ ملاحظہ ہو آپ کے مذہب میں شراب اور پیشاب سے علاج کرنا درست دیکھو ہدایہ کی شرح نہایہ (امام سغناقی کی) یجوز التداوی بالحرام کالخمر والبول۔ اسی طرح ذخیرۃ العقبی اخی چلپی اور بحر الرائق اور کفایہ شرح ہدایہ اور در مختار میں بھی ہے اب نمبر ۲۴ کو دیکھو آپ کے مذہب میں سور کا چمڑہ دباغت سے پاک ہو جاتا ہے اس کی تجارت

اس سے نفع اٹھانا اور اس کو پہنکر بچھاکر نماز پڑھنا درست ہے دیکھو حلبی کبیر شرح منیۃ المصلی مطبوعہ لاہور ص۱۴۵ اما اذا دبغ جلد الخنزیر فقد طھر و یجوز بیعہ والانتفاع بہ والصلوٰۃ فیہ وعلیہ۔ اب عـ۲۴ ملاحظہ ہو آپ کے یہاں سور نجس العین نہیں دیکھو درمختار کتاب الصید الخنزیر لیس بنجس العین عند ابی حنیفۃ۔ اب عـ۲۵ کو خوب غور سے دیکھئے آپ کے یہاں زنا کیلئے کسی عورت کو مزدور بناکر زنا کریں تو اس پر حد نہیں دیکھو فتاوی قاضی خان ص۶۷۱ جلد ۴ درمختار مطبوعہ ہاشمی میرٹھ ص۲۸۵ لو استاجر امرأۃ لیزنی بھا فزنی بھا لا یحد فی قول ابی حنیفۃ بہی تو وجہ ہے کہ امام صاحب کہتے ہیں رنڈی مزدوری ٹھہراکر جو رقم لے وہ حلال بلکہ طیب ہے دیکھو ذخیرۃ العقبی چلپی شرح وقایہ ص۴۹۵ مطبوعہ نولکشور اما اخذ تہ الزانیہ ان کان بعقد الاجارۃ فحلال عند الامام الاعظم۔

شیخ جی اب کیا چاہئے۔ اب ذرا نمبر ۲۶ کو کان کھول کر بانگ دہل سنئے آپ کے یہاں روزہ کی حالت میں لواطت سے کفارہ نہیں آتا دیکھو فتح القدیر وغیرہ فی الکافی ان وطی فی الدبر فعن ابی حنیفۃ لا کفارۃ علیھما یشمنی شرح مختصر وقایہ میں ہے۔ روی الحسن عن ابی حنیفۃ عدم وجوب الکفارۃ فی الجماع فی الدبر۔ شیخ جی یہ ہے پوتر حنفی مذہب اور فقہ حنفی کیا اس فقاہت کی بھی کوئی داد شارع علیہ السلام سے ملے گی کیا آپ کی موت بھی اسی فقہ حنفی پر آنے کی امید میں ہے؟ کیا اس فقہ کے پروانے امام اعظم کی ہستی کو پاک و صاف کہنے کی بھی خواب دیکھ سکتے ہیں؟ یہ تو ہم چند نمونے مشت از خروارے ہی پیش کئے ہیں بقیہ تو ان سے بھی بدرجہا مزیدار آپ کی ذات کے لئے ذخیرہ ہیں ضرورت محسوس کریں تو آپ مجھ سے بصد شوق اور بخوشی طلب کر سکتے ہیں۔ شیخ جی یہ آپ کی مستند کتابوں میں ہیں یا تو کہیے ہمارے امام ان باتوں سے دور ہیں اور یہ کتابیں جھوٹی یا یہ کتابیں سچی ہیں تو پھر امام صاحب کی ہستی کو کیسی؟ کہیں مثل مشہور ہے۔ کہیں تو کہا نہ جائے نہ کہوں تو باپ کتا کھائے۔

آپ مولوی عبدالوہاب صاحب مرحوم مغفور کو کیا رو ئیں گے انہوں نے تو ایسی بیہودہ بکواس

نہیں کی - آپ جیسی تجارتی ہستی ان کی قدر کیا جانیں - شیخ جی ہمارا مذہب جمہوری یا پارلمنٹی - نہیں ہے ہمارا اُصول سنئے - حق سے آدمی پہچانا جاتا ہے آدمیوں سے حق نہیں پہچانا جاتا اگر آپ لوگوں کی طرح حق آدمیوں کے بنا پر ہوتا تو ضرور آپ کا کہنا صحیح تھا ہم قبول کرتے اور آپ کا احسان قبول کرتے مگر ہمارے یہاں کوئی ایسا معاملہ ہی نہیں ہاں البتہ آپ کے یہاں ایسا ہے کہ ایک ہستی خراب ہوئی تو اس کا اثر تمام مذہب پر ہو جاتا ہے اس لئے کہ آپ کا مذہب حقیقت میں پنچایتی ہے آپ میں اگر کچھ غیرت ہے تو وہ بھی غیرت انسانی کا مادہ ہے تو اپنے مذہب کے ہیرو کی ذات کو ان باتوں سے بری کر کے دکھاؤ یا اپنی کتابوں کو جھوٹی کہو کیا آپ کا قدم اٹھیگا؟ میں اس کی آپ کی ذات سے کچھ توقع رکھ سکتا ہوں آپ کے مولویوں کے بس کی بات تو ہے نہیں ہاں آپ ایک دو کاندار ہیں اس لائن کو ایک حد تک صاف کر سکتے ہیں - آپ بہت جلد ان باتوں کا اعلان شائع کر کے مخلوق خدا پر احسان فرمائیں اور اپنے امام کی لاج رکھیں - اگر پوتر بنانا ہے تو ورنہ پھر آپ یوں نہ کہتے پھرنا کہ حضرت سیدنا امام اعظم کی ہستی پاک صاف تھی "

شیخ جی آپ ص۹۲ میں فرماتے ہیں کہ اتمام حجت کیلئے میں آپ کے عالم مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی کے قول کا حوالہ پیش کرتا ہوں پھر آپ نے حسن البیان ص۴۲ کا حوالہ دیا مگر عبارت ہضم کیوں آخر آپ نے ایسا کیوں کیا لیجئے میں ہی اس کی عبارت لکھے دیتا ہوں آپ کا بتایا ہوا صفحہ آپ حنفیوں کو الزام دیتے ہوئے یعنی کہا گیا ہے قیاس کی بنا پر حدیثوں کے خلاف فتوی ان کا دینا فرماتے ہیں ایسے ہی مسلمان کے مرتے وقت لٹانے کا مسئلہ حدیث میں موجود ہے کہ قبلہ رخ لٹا دیں اس موقع پر اس قیاس کو کہ چت لٹانے میں سہولت زیادہ روح نکلے گی حدیث پر ترجیح دی گئی ہے دیکھو ہدایہ کہ قبلہ رخ لٹانے کا سنت ہونا اقرار کر کے چت لٹانے کو از روئے قیاس مختار لکھا ہے یہ ہے اصل عبارت شیخ جی کی ناک کٹتی تھی اس لئے عمداً عبارت کو ہضم کر گئے آپ یہ فرمائیے کہ جب ایک بات کا سنت ہونا

ثابت ہوگیا پھر قیاس کی بنا پر اوس کے خلاف مسلک کو اختیار کرنا کھو جی کون دھرم ہے
یہ تو آدمی اپنے اوپر ایک حجت قائم کر رہا ہے اور سینہ زوری کا یہ کام سنت تو ہے مگر
اس کے خلاف یوں کرتے ہیں گویا سنت کے خلاف کو ایک بہادری تصور کر رہا ہے شیخ جی
یہ ہم اہلحدیثوں سے نہیں ہوگا تا قیامت - اگر کوئی اہلحدیث خلاف کام کو بھی کریگا تو وہ
اپنی لاعلمی کے بنا پر ہوگا جب آپ اوسے حدیث نبوی بتا دیں گے وہ اوس کا عملاً ہرگز
خلاف نہیں کریگا اور نہ ہی اوس کے سامنے کسی کے عمل کو پیش کریگا - شیخ جی کچھ لوجیا کو
قریب آنے دو یہ ہی رٹ لگاتے پھروگے کہ موت ہر اہلحدیث کی فقہ ابوحنیفہ پر ہوتی ہے
آپ لوگوں کو سنت کے خلاف صراحتہً کرتے ہوئے شرم نہیں آتی - اولٹا چور کو توال کو ڈانٹے
چوری اور سینہ زوری -- شیخ جی مارے غیرت کے آپ جیسی ہستی کو تو چلو بھر پانی میں
ڈوب ہی مرنا چاہیئے تھا مگر نہ معلوم غیرت نے کس ملک کا سفر اختیار کرتے ہوئے رخصت
ہی ہوگئی ہے خدا لعصب کا منھ کالا کرے منھ سے کہیئے کہ جب لٹانے کا ہماری
فقہ کا مسئلہ سنت نبوی کے خلاف ہے لہٰذا غلط ہے اگر غیرت ہے تو! ورنہ آپ کو اختیار ہے
سپردم بتو مایۂ خویش را - آپ ص ۹۱ میں فرماتے ہیں قلت روایت کا مبنی اس علم سے
بے البضاعتی نہ تھی بلکہ درحقیقت روایت وتحمل کے وہ شرائط تھے کہ جن کا معیار آپ نے
عام محدثین سے بہت بلند قائم کیا تھا شیخ جی پیراں نمی پرند مریداں می پرانند -
شیخ جی یہ تو ابن خلدون نے اپنے ایک حسن ظن کی بنا پر بات بنادی تھی ان کی اصل
عبارت ملاحظہ ہو فالقوم احق بالظن الجمیل لھم والتماس المخارج الصحیحۃ واللہ
سبحانہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الامور قلت روایت کی اصل حقیقت تو خدا ہی کو معلوم
ہم تو صرف حسن ظن سے لکھ رہے ہیں شیخ جی آپ کے ہاں مرسل منقطع روایات
مجاہیل ومستورین سب حجت ہیں اپنی کتابیں اصول فقہ کی اور فتح القدیر ابن الھمام
اوٹھا کر کسی اعلیٰ پیمانہ کے چشموں کی مدد سے مع امداد عین قلبی ملاحظہ فرما کر ایمان سے

ایمانداری سے کہئے بھلا جن کے یہاں اناب شناب سب ہی قبول ہو اون کی شرائط نامہ محدثین سے کس قدر بلند ہونگی الشر اللہ سچ ہے سب کو ز کام ہو تو ہو مینڈکی کو بھی زکام ہو جاتا ہے۔ شیخ جی برا نہ مانیں منقطع تو جانے دیجئے وہ روایتیں بھی تو آپ کے یہاں آپ کے مذہب میں قابل اعتماد ہیں کہ جن کا وجود مسعود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے نہ مل سکتا ہو اگر غیرت کا کچھ مادہ رکھتے ہو تو لو اپنی ہدایہ کتاب الطہارۃ اوٹھا کر دیکھو اس میں ہے ذکوٰۃ الارض یبسہا۔ کسی نبی نے کہا ہے لو کتاب الجمعۃ کھولو اس میں ہے اذا خرج الامام فلا صلوٰۃ ولا کلام جس کی بنا پر آپ صاحبان خطبہ کے وقت دوگانہ کو منع کیا کرتے ہیں ان کے علاوہ اور بھی بہت سی روایتیں ایسی بے تکی ہدایہ میں ہیں کہ جن کا وجود ہی نہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ میں نے ان تمام حدیثوں کو جمع کیا ہے جو تو سے اوپر ہیں ضرورت ہوئی تو آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں ہدایہ کی چند غلطیاں مولانا عبدالحئی لکھنوی نے مقدمہ ہدایہ صفحہ ۱۸ میں لکھی ہے آنکھیں کھول کھول کر دیکھیں مولانا ممدوح نے اس اس غلطی کی وجہ بھی آشکارا کر دی ہے ان لفظوں سے کہ سبب ھذا الوھم التقلید اس وہم اور غلطی کی اصل وجہ تقلید ہی ہے اور بس سن لیا۔ شیخ جی یہ ہے آپ کے بلند معیاری کے کرشمے کانچ کے محل میں بیٹھ کر سنگین محل والوں پر گولی بار کرنا یہ کونسی عقل کا کرشمہ سمجھا جاوے۔ شیخ جی حدیث کے صحیح مراد اگر آپ کے بزرگ جانتے تھے تو امام وکیع جنھیں آپ لوگ حنفی امام کے شاگرد بتایا کرتے ہیں۔ اشعار میں تغلیط نہ ظاہر فرماتے اور امام کی رائے نہ ترک کرتے تک اوس بیچارے پر جبس جیل کا فتویٰ نہ دیتے۔ شیخ جی آخر یہ گورکھ دھندا ہے کیا کچھ تو سمجھائیے؛

شیخ جی صفحہ ۱۹ میں حضرت عبداللہ بن المبارک سے یوں رقمطراز ہیں کہ لوگ آپ کے متعلق از راہ حسد چہ میگوئیاں کرتے ہیں کیا آپ اس کو تسلیم فرماتے ہیں یا ایک آنکھ سے دیکھ کر فرما رہے ہیں کتاب قیام اللیل وغیرہ سے ہم نے لکھا تھا کہ امام صاحب کے متعلق اونھوں نے لکھا ہے وہ حدیث میں بیچارے یتیم تھے۔ آپ کو کیوں ناگوار ہوا یہ وہی ابن المبارک تو ہیں کہ جنکی بات آپ نے نقل کی ہے

جو ایسا کہے وہ تو حسد سے نہیں کہہ سکتا۔ یہی تو آئینہ حقیقت ہے اوس کو اب اگر آپ حسد پر خیال کریں گے
تو پھر آپ ہی اپنے عقل و فہم کا جائزہ لیں آپ اون کو نہ ہی حاسد کہہ سکتے ہیں اور نہ ناواقف۔
اس لئے کہ یہ تو امام ہی شاگرد ہیں شاگرد استاذ سے خوب واقف ہوا کرتا ہے اونھوں نے معلوم کر
کے بعد ہی یہ کہا ہے۔ شیخ جی جب آپ کا یہ کہنا کہ جب امام ابو حنیفہؒ حدیث میں یتیم تھے اور صاحب حدیث
نہ تھے۔ پھر میدی نے چار سو حدیثیں کہاں سے لکھیں اس کی حقیقت سنئے حدیث کا لفظ مرسل
منقطع۔ مرفوع متصل سب ہی پر بولا جاتا ہے اس کا مقصد ہی آپ نہیں سمجھے آپ کو اصل دھوکہ
لفظ حدیث سے ہو گیا ہے۔ حالانکہ حدیث موضوع مقلوب ضعیف منقطع و مرسل وغیرہ سب
ہی قسم کی ہوا کرتی ہے بالاتفاق آپ کو معلوم ہے کہ صحیح حدیث واجب القبول والعمل ہوا کرتی ہے
اور کا حکم ہی علیحدہ ہوا کرتا ہے عبداللہ ابن المبارک نے ان کے ذخیرہ میں قابل عمل نہیں دیکھیں
تب ہی تو کہا اب میں اپنے وطن جا کر ان کا صفایا کر دونگا۔ اس میں کون سی اوپری بات آپ کو
نظر آئی سچ ہے وکم من عائب قولاً صحیحاً ۔ وآفتہ من الفہم السقیم ۔
شیخ جی ان حقائق کو جھوٹ سمجھ رہے ہیں۔ خداوند کریم تعصب کا منھ کالا کرے۔
شیخ جی ص ۹۵ میں لکھتے ہیں مولانا شبیر کی کتاب کا حوالہ تو دیدیا لیکن عبارت غائب کر دی
شیخ جی کیا کسی نشہ میں تو نہیں تھے۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں کوکین کا استعمال نہ ہو۔ اس لئے کہ
پنجابیوں میں اس کا کچھ رواج پڑ گیا تھا۔
ہمارے بھی ایک شیخ جی اس میں اپنا دماغ کھو بیٹھے تھے وہ بھی صدر ہی میں ایک دوکان
پر ملازم تھے۔ شیخ جی آپ کو کون آکر سمجھاوے۔ سنئے معلی بن اسد کی بات مع عبارت و
ترجمہ بیان کر دی اور اخیر میں حوالہ فتح الملہم کا بھی دیدیا۔
شیخ جی زلیخاں پوری پڑھ لی مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ مرد تھی یا عورت اللہ اللہ یہ ہیں اہل امام اور
آئینہ حقیقت والے کے کرشمے۔ کیا ابو بھر پانی کا بھی دہلی میں قحط تھا؟ ابن المبارک صاف
فرما رہے ہیں کہ ہم برابر امام ممدوح کے پاس آتے جاتے تھے جب تک ان کی اصل حقیقت ہم پر

آشکارا نہیں ہوئی تھی لیکن جب آئینہ حقیقت سے وضاحت ہو گئی ہم نے انہیں چھوڑ دیا۔ یہی بات تو مولانا شبیر کی فتح الملہم کی ہے کیا عبارت اصل ہے یا غائب کیا آنکھوں پر قدرتی غلاف آگیا تھا؛ بات کیا ہے۔ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ۔

شیخ کیا کچھ غیرت ہے؟ بالکل حدیث کا مضمون صحیح ہے اخالہ تسبیح فافعل ما شئت شیخ جی حمیدی نے تو عبداللہ بن المبارک ہی سے نقل کیا تھا۔

لیجئے ان کے استاذ بھائی وکیع بن الجراح کیا کہتے ہیں کہ حضور کی دو سو حدیثوں کا خلاف کیا ہے دیکھو آپ کے مولوی شبیر عثمانی کے شرح کے مقدمہ کا ص کھول کر دیکھو وجدنا ابا حنیفہ خالف مائتی حدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ شیخ جی یہ لوگ تو حاسد نہیں یہ تو خاص شاگرد ہیں آپ نے تو ان کی سن لی۔ شیخ جی اب اچھی طرح سن لیں آپ کی اصول فقہ میں مجتہد کیلئے کتنی حدیثوں کا یاد ہونا اور آیات قرآنی کا کیا کچھ تحدید لکھی ہے اور پھر امام صاحب کی تمام روایات مرفوعہ کا جائزہ لیکر ایمانداری سے کہیئے کہ آپ کی ذات اس معیار پر اترتی ہے؟ پھر اپنی کتابوں سے جو کچھ کہنا ہے کہیئے۔

شیخ جی ص۹۶ میں رقمطراز ہیں میں آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ کے سلطان المحدثین امام بخاریؒ نے پانچ لاکھ حدیثوں کو رد کر دیا چار سو حدیثوں کے غم میں تو روتے ہو مگر پانچ لاکھ حدیثوں کا ماتم نہیں کرتے جن کو امام بخاریؒ نے رد کر دیا تھا اللہ اکبر کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم الخ شیخ جی یہ آپ کی من گھڑت کہانی ہے یا واقعی آئینہ حقیقت ہی ہے جن بزرگوں نے یہ بات کہی ہے ان کا نام بتائیے اگر آپ واقعی صحیح النسل ہیں تو؟ تب ہم آپ کی بہادری سمجھیں شیخ جی آپ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر اپنے امام کی تصویر دلتصور کو اپنے دل میں مستحضر کر کے بتادیں!!

شیخ جی ص۹۶ میں امام احمدؒ کا اللہ میاں کو خواب میں دیکھنا۔ بتاکر مجھ سے فتویٰ طلب کرتے بھی شرم نہ طاری ہوئی۔ شیخ جی آپ کی مجتہد شریف میں میری تحریر آئی ہی نہیں تو جواب کس برتے پر دینے بیٹھ گئے میں نے حنفیوں کے عقیدوں کا مانا ہوا امام ابو منصور ماتریدی سے بالوضاحت

لکھا تھا کہ جو یہ کہے کہ میں نے خدا کو خواب میں دیکھا وہ بت پرست سے بدتر ہے اور اس کے خلاف
درمختار میں لکھا ہے کہ امام صاحب نے خدا کو سو بار خواب میں دیکھا۔
چونکہ آپ لوگ حنفی صاحبان ماتریدی عقیدہ کے ہیں اور حنابلہ اور شوافع وغیرہ اشعری قدیم
کے عقیدہ ہیں آپ لوگوں کو اپنے امام العقیدہ کی تعلیم کے موجب عقیدہ رکھنا چاہیئے یا کسی
اور کے کہنے کے موجب۔ اگر درمختار والا سچا ہے تو آپ کے عقیدہ کے گرو جی جھوٹے ہوئے یعنے
(مذہبی عقیدہ کی بنیاد ہی ختم) یا یہ اگر سچے ہیں تو وہ جھوٹا۔ آپ کو تو اپنے ہی مذہب سے فتویٰ اپنے
امام کے لیے لینا تھا۔
شیخ جی ہم نے تو اپنا عقیدہ نہیں لکھا تھا کہ آپ ہمیں الزام دینے بیٹھ گئے سچ ہے سو
ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا۔ آپ کو اور بتوں سے کیا واسطہ۔ آپ تو اپنے امام
العقیدہ ماتریدی ہی کی گردن پر چھری چلا رہے ہیں کچھ ہوش بھی ہے۔ شیخ جی ماتریدی کا عقیدہ
اگر آپ مردود کہیں گے تو آپ کے حنفی المذہب کی بنیاد ہی کھوکھلی ہو کر رہیگی آپ ہیں کس خیال میں
ہم کب خواب میں رویت باری کے منکر ہیں یہ دلائل تو انھیں آپ بتائیے جو انکاری ہوں
جیسے آپ کے امام العقیدہ ماتریدی صاحب اگر بہادری ہو تو ایسی ہی ہو آپ نے فضول کاغذ سیاہ
کیے۔ شیخ جی سچ ہے کوّے شاہین کی بولی کو کیا خاک سمجھیں گے اگر کچھ غیرت ہے تو اپنا
انجام خود ہی سوچ لیں۔ شیخ جی صفحہ ۹۸ میں واذا قرئ القران کا ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب
لکھ کر ہمیں فہمائش کرتے ہیں کہ غور سے پڑھیں اور عمل کریں۔
شیخ جی آپ نے ترجمہ شاہ صاحب کا لکھا تو وہ بالکل صحیح سولہ کے سولہ ہی آنے بلکہ کچھ زیادہ
شاہ صاحب کے ترجمے پر آپ بھی ذرا غور بھر سے کریں۔ شیخ جی شاہ صاحب کے الفاظ یہ "
اور خاموش رہا کرو تم امام کے ساتھ تلاوت نہ کیا کرو" آپ نے شاید کسی نشہ کے وقت ہی لکھے
ہونگے شیخ جی امام کیساتھ قرات کرنے کو ہم بھی تو منع ہی کرتے ہیں چنانچہ صحیح مسلم میں ہے (
لاقراۃ مع الامام۔ امام کے ساتھ قرات نہیں کرنا چاہیئے۔ شیخ جی آپ کے مولانا ناظر حسن

ناظر حسن دیوبندی الفرقان صـ۸۵ میں لکھتے ہیں آیت مذکورہ سورہ اعراف کی بالاتفاق مکہ میں نازل ہوئی ہے صـ۹ میں لکھتے ہیں ہاں اتنی بات بیشک محقق اور مبرہن ہے کہ سورہ اعراف مکی ہے اور یہ آیت مکہ ہی میں نازل ہوئی جو شخص اس کا نزول مدینہ میں کرے وہ خیال باطل ہے اور دعوی مردود ہے نیز فرماتے ہیں ہم پوچھتے ہیں وہ کون سی احادیث مرفوعہ یا آثار مقبولہ ہیں جن سے یہ پتہ چلے کہ یہ آیت بعد افتراض صلوات خمسہ نازل ہوئی ہے اگر یہ ثابت ہو جاوے تو آیت مذکورہ کو ناسخ قرات مقتدی خواہ جہراً ہو یا سراً قرار دے سکتے ہیں۔ نیز لکھتے ہیں بعدیت تو ثابت نہیں ہے تو اس کا ناسخ ہونا بھی مطلقاً کیسے مسلم ہو سکتا ہے :

نیز لکھتے ہیں مگر جہانتک تلاش کیا گیا اس آیت کا نزول افتراض خمس کے بعد ثابت نہیں ہوا بلکہ اس سے قبل نازل ہونا قرائن و شواہد مذکورہ بالا سے ثابت ہوتا ہے تو پھر کیوں کر کہہ سکتے ہیں کہ یہ آیت مقتدی کی سری قرات کے لئے بھی ناسخ ہے کیا مقدم نزول آیت۔ کسی مؤخر الافتراض کیلئے ناسخ ہو سکتی ہے کوئی منصف فہمیدہ اس کو تسلیم نہیں کر سکتا ——

شیخ جی آپ نے اپنے دیوبندی حنفی بھائی کی بھی سن لی۔ شیخ جی آپ ہی شاہ صاحب کی تفسیر کے عبارت نقل فرماتے ہیں اور آپ ہی اسکو نہیں سمجھتے۔ شیخ جی شاہ صاحب نے یہ کب لکھا کہ امام کے پیچھے قرات نہ کیا کرو بلکہ شاہ صاحب تو فرماتے ہیں کہ تم امام کے ساتھ تلاوت نہ کیا کرو۔ شیخ جی پیچھے کے لفظ کے کیا معنی ہیں کیا آپ اردو بھی نہیں سمجھ سکتے یہ قساوت قلبی کا تو کہیں ثمرہ نہیں؟ ۔ یا و لکن تعمی القلوب التی فی الصدور ہی کا تو کہیں کرشمہ نہیں؟ ......

بھلا جو اردو ہی بھاشا کو نہ سمجھ سکتا ہو وہ اور چیز کو کیا سمجھے گا جسے اردو ہی کی سمجھ نہ ہو وہ یہ کہے کہ میں نے کافی وافی جواب دیا ہے یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ آپ فما زاد اور لا تفعلوا میں تضاد ٹھہرا رہے ہیں؛

شیخ جی آپ شاہین کی بولی کیا خاک سمجھیں گے شیخ جی حدیث فما زاد کی صحیح نہیں ہے بالاتفاق اور حدیث لا تفعلوا الا بام القرآن والی صحیح ہے تعارض کیلئے مساوات طرفین

لازم ہے قدرے اصول حنفیہ کے کتابوں کا مطالعہ بھر سے کریں فما زاد الوجہ ریرۃ کی لقول آپکے مرفوع ہے اب ابوہریرہؓ کا فتوی سنو ملاحظہ ہو صحیح بخاری شریف یہ کہتے ہیں ان لم تزد علی ام القرآن اجزأت وان زدت فھو خیرٌ فما زاد والی روایت کے یہ خلاف ہے۔ شیخ جی حنفی مذہب کا مسئلہ اصولی آپ کو معلوم ہے کہ راوی اپنی مروی عنہ حدیث کے خلاف کرے تو وہ علامت نسخ ہے۔ آپ صاحبان جس لزوم کو سمجھے ہوئے تھے وہ ایسی چلتی ہوئی کہ مثل کان لم یکن ہو گئی۔ اب تو آپ کی سمجھ میں آگیا یا دہی کائیں۔ کائیں،

شیخ جی نے صـ۹۹ سے صـ۱۰۱ میں یہ ثابت کیا ہے کہ آیت فاقرؤا ما تیسر سے قرأت فی الصلوٰۃ مراد نہیں۔ بلکہ اس سے تہجد مراد ہے آپ یہ ثابت کر رہے ہیں کہ اس آیت میں قرأت کے فرضیت وغیرہ سے کیا تعلق شیخ جی۔ اپنی کتابیں پہلے کھول کھول کر دیکھ لیتے پھر زبان کھولتے حنفی مذہب میں قرأت فرض ہے یا نہیں اگر فرض ہے تو کس دلیل سے۔ ہدایہ میں فرائض نماز کے ذکر میں ایک قرأت بھی نظر آتی ہے صاحب ہدایہ لکھتے ہیں والقرأۃ لقولہ فاقرأوا ما تیسر من القرآن۔ ابو بکر جصاص احکام القرآن صفحہ ۴۶۹ ج ۳ میں آپ ہی کو جواب دیتے ہیں غور سے سنیں ...

فان قیل انما المراد بقولہ تعالیٰ فاقرؤا ما تیسر من القرآن الصلوٰۃ نفسہا فلا دلالۃ فیہ علی وجوب القراءۃ فیھا قیل لہ ھذا غلط لان فیہ صرف الکلام عن حقیقتہ معناہ الی المجاز وھذا لا یجوز الا بدلالۃ اگر کوئی آپ جیسا اعتراض کرے کہ فاقرؤا ما تیسر من القرآن سے تو نماز تہجد ہی مراد ہے اس میں قرأت کے وجوب کا کہاں سے آگیا اوس کے جواب میں کہا جاویگا کہ یہ تمھارا کہنا غلط ہے بلکہ اسمیں تو اصل کلام کو حقیقت سے مجاز کی طرف پھیرنا ہے اور یہ بلا دلیل جائز نہیں شیخ جی اب بھی نور الانوار اور توضیح تلویح کی عبارت سمجھ میں آگئی یا نہیں۔ انھوں نے تو لکھ بھی دیا کہ یہی آیت اپنی عمومیت کے لحاظ سے

مقتدی کو شامل ہے اور دوسری بالخصوص نفی کرتی ہے اس تعارض کی بنا پر ہی تو انھوں نے تساقط کا حکم نافذ کیا آپ کے یہاں یہ آیت قابل احتجاج نہ رہی۔

اب شیخ جی اس آیت سے محبت تو آپ بے غیرت ہی ہو کر پکڑ سکتے ہیں انصاف سے خدا لگتی کہیئے شیخ جی نے صفحہ ۱۰۱ میں حضرت نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کے مسلک نقل کرنے پر اعتراض بے سمجھے کر دیا۔ بس شیخ جی آپ کو فی الفور ستے ہی دھوکہ دیا ہوا ہے ہم اس کا تصفیہ آگے چلکر کر دینگے انشاء اللہ رکھیں۔ شیخ جی کی صفحہ ۱۰۱ میں اپنی کج فہمی پر رونے کے ہمراہ آوازہ کس رہے ہیں ہم نے آپ کو صفحہ ۲۹ میں یہ بتانا چاہا تھا کہ شیخ جی آپ صفحہ ۱۶ میں عبادہ کی حدیث میں عمر بن۔ اسحٰق کو مدلس لکھ رہے ہیں اور کلام ابن اسحٰق پر اس طرح جمایا کہ حدیث ہذا میں ابن اسحٰق نے اپنے استاذ مکحول سے عن کے ساتھ روایت کری ہے الخ ہم نے آپ کے ابن اسحٰق لکھنے کو محمد بن اسحٰق تھوڑی دیر کیلئے تسلیم کر لیا ہمیں لفظی بحث کرنی مقصود نہ تھی تاہم آپ کو بیدار کر دیا تھا کہ عمر بن اسحٰق کوئی راوی نہیں اور محمد بن اسحٰق کا عبادہ کی آپکی منقولہ حدیث میں ذکر ہی نہیں۔ مرے سے شیخ جی آپ کو غیرت اگر ہوتی تو کہیں سے بھی ایک چلو پانی حاصل کر لیتے اگر چہ علی گڑھ والی نہر کا خاتمہ ہو چکا تھا تو کیا اتنا بھی پانی آپکو نہیں مل سکتا تھا آپ نے کس منہ سے ہم پر اس جگہ قلم اٹھایا خداوند بے حیائی کا منہ کالا کرے کیا کیا کرشمہ دکھاتی ہے۔

آپ کو چاہیئے تھا کہ اس حدیث میں عمر بن اسحٰق ثابت کر دیتے یا کم از کم آپ کی منقولہ حدیث میں محمد بن اسحٰق ہی کا وجود ثابت فرما دیتے۔ یہ تو ہوا نہیں۔ اس حیا سوز امر کا کچھ ٹھکانا ہے آپ کا منقولہ شعر سے بسوخت زاں حیراں کہ ایں چہ بوالعجبی کو پھر سے وردِ زبان دیوبند کی طرف منہ کر کے کر لیں شیخ جی آپنے صفحہ ۱۶ میں لکھا تھا تاوقتیکہ مروی عنہ سے سماع یا تحدیث ثابت نہ ہو آپ کو یاد ہے؟ ہم نے آپ کے مذہبی مستند کتاب سے محمد بن اسحٰق کا مکحول سے تحدیث کرنا اور حدیث کا موصول ہونا صفحہ ۳ میں اچھی طرح واضح طور پر بیان کیا تھا کیا آپنے اسے قبول کیا؟ اگر نہیں تو آپ کا یہ لکھنا کیسا رہا۔ اگلی اشاعت میں ضرور واضح کیجیئے گا یاد رکھیئے گا۔ شیخ جی صفحہ ۱۰۳ میں ضم سورۃ یعنی فاتحہ کے

ہمراہ دوسری صورت کے ملانے کو واجب فرماتے ہیں۔ میں آپ سے کہونگا یہ مسلی شرح مؤطا دیر حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے صاحبزادے مولانا نورالحق لکھتے ہیں۔ قال الجمہور ان ضم السورۃ لعلہا الفاتحہ سنۃ - جمہور کا مذہب یہ ہے کہ سورہ کا لانا سنت ہے مراقی الفلاح وغیرہ کتب احناف نے بھی سنن ہی میں ضم سورہ کو لکھا ہے گو دوسروں نے واجب بھی بتایا ہے مگر جمہور کے خلاف ہی ہے پہلے ان لوگوں سے سو نمٹ لیں۔ شیخ جی آپ صفحہ ۱۰۳ میں امام محمد کی بات بے سوچے بے سمجھے کیوں لکھتے ہیں۔ آپ یہ کہیئے کہ لضاب سے زائد ہونا لازم ضروری ہے۔ زکوٰۃ کے فرض ہوتے کے لئے یا نہیں یا صرف لضاب کو پہونچ جاتے ہی زکوٰۃ لازم ہوجاتی ہے؟ آپ نے فصاعداً کے یا تو معنی ہی نہیں سمجھے جسکی بنا پر آپ کو مغالطہ ہوگیا ہے۔

کیا شیخ جی جس کے پاس دو سو سے زیادہ ہو تو وہ زیادہ کی زکوٰۃ ادا کرے یعنی دو سو کی نہیں صرف زیادہ ہی کی ادا کرے کیا یہ آپ کا مطلب ہے علیحدہ علحدہ بیان کا فائدہ کیا؟ یا یہ مطلب ہے کہ دو سو پر جب زیادہ ہوگا تب ہی زکوٰۃ واجب ہوگی؟ آپ نے سچ کہا خداوند کریم عقل سلیم عطا کرے اور بغض و تعصب کا خاتمہ کرے۔ شیخ جی ہم بھی تو یہی کہتے ہیں جو آپ کہنا چاہتے ہیں یعنی صرف سورہ فاتحہ پڑھیگا تو اس کی نماز بھی ہوجاویگی اور اگر کوئی زیادہ اس سے پڑھیگا اس کی بھی نماز ہوجاویگی۔ مگر سورہ فاتحہ تو خاص ایک لضاب ہے زیادہ لضاب نہیں کہلائیگا یہی ابوہریرۃ کا مقصد ہے۔ شیخ جی صفحہ ۱۰۳ ہمارے اس لکھنے پر برہم ہو رہے ہیں ہم نے لکھا تھا کہ ع۳ کی حدیث میں صریح مقتدیوں کا ذکر ہے ع۲ میں تو مقتدیوں کا نام ہی نہیں آپ لکھتے ہیں، ذرا خوف خدا کرو ع۲ و ع۳ کسی میں بھی مقتدی یا منفرد کا کوئی ذکر یا حوالہ نہیں پھر آپ فرماتے ہیں آپ کو خدا کے سامنے جواب دینا ہوگا شیخ جی آپ اپنی کتاب کے صفحہ ۱۵ میں ع۲ و ع۳ کو اچھی طرح ڈبل باد کا چشمہ لگاکر ملاحظہ فرماتے تو یہ نوبت نہ آتی آپ کسی طالبعلم کو پہلے دکھلادیں یا ان کا ترجمہ ہی کسی منصف کے سامنے رکھ دیتے وہ آپ کو اچھی طرح سمجھا دیتے دوسری میں کسی کا ذکر نہیں بلکہ بے قید بیان ہے ع۳ میں خلفی کا لفظ ہے اب تو آنکھ پھاڑ کر دیکھ لو آپ نے ترجمہ کیا ہے تم میرے

پرے پیچھے پڑھا کرتے ہو ؛ شیخ جی طوطے کی طرح رٹ گئے زلیخاں پڑھ ڈالی مگر تاہنوز یہ پتہ نہیں
لگا کہ وہ آخر کیا تھی مرد یا عورت۔ شیخ جی صلا میں پرے ہدایہ کا حوالہ لیصلی السامع فی نفسہ کے معنی
لیصلی بلسانہ خفیا پر لکھتے ہیں۔ مولانا اگر تعصب کو دور کر کے آپ غور کریں تو بالکل صاف تشریح
ہے یعنی دل میں پڑھنیکا جہاں حکم دیا ہے وہاں نفسک فرمایا اور زبان سے آہستہ پڑھنیکا۔
جہاں حکم دیا ہے وہاں لفظ لسان کا کلمہ ہے دیکھو ای لیصلی بلسانہ خفیا حضرات !
شیخ جی کی اس جہالت کا کیا علاج ہو شیخ جی قدرے ہوش سنبھال کر باتیں کرد اتنے ہی میں حواس
بگڑ گئے لیصلی السامع فی نفسہ یہ ہدایہ کی عبارت ہے اس کا ترجمہ اس کی تفسیر اس کی شرح
کفایہ والے نے اپنی شرح میں یوں بیان کیا کہ دل میں درود پڑھنیکا مطلب یہ ہے اپنی زبان سے
آہستہ آہستہ پڑھے ابن الہمام نے فتح القدیر میں امام ابویوسف کا ہی مذہب نقل فرمایا ہے۔ شیخ جی
کہیں بھنگ یا گانجے کی نشے میں تو نہیں تھے پڑھنے اور تصور کرنے میں آخر کچھ فرق ہے یا نہیں
ایک تو دل ہی دل میں سوچا خیال کیا اور ایک دل میں آہستہ سے کہا کیا یہ دونوں ایک ہیں !
شیخ جی حائضہ عورت کو قرآن پڑھنا حرام ہے آپ کے مذہب میں آپ یہ فرمایئے کہ قرآن میں سے
کسی آیت پر دل میں تدبر کرنا بھی منع ہے یا نہیں آہستہ آہستہ خفیہ پوشیدہ طرز سے پڑھنے اور
دل میں تدبر کرنے میں کیا فرق ہے۔
شیخ جی تدبر تصور اور چیز ہے اور قرأت خفیہ آہستہ کچھ اور چیز ہے دونوں کا حکم جدا جدا ہے تصور
جیسے حدیث النفس یا خیال یا وسوسہ کہتے ہیں اس پر شرعی بالاتفاق مواخذہ نہیں مگر آپ دھیمی
خفیہ آواز سے یا چپکے سے کچھ برا کلمہ زبان سے نکالیں گے تو شرعاً برابر مواخذہ دار ہونگے
پھر سمجھ لیجے کہ برے دلمیں خیال آنے سے یا دل میں غور اور فکر اور تدبر سے شرعاً جرم نہیں
عائد ہوتا البتہ زبان سے آہستہ بھی کچھ بولیں گے تو قطعاً آپ عنداللہ مجرم ٹھہرینگے۔ شیخ جی
حدیث میں صرف تصور دل کا ذکر نہیں اور نہ ہی آیت میں ذکر کے تصور کا بیان ہے ذکر ہونا یہ
فعل قلب ہے ذکر قلب میں کرنا یہ متعدی ہے۔ قرأت کا ایک تصور کرنا ہوتا ہے اور ایک آہستہ

زبان سے قرأت یا دعا وغیرہ کا ادا کرنا ان میں زمین آسمان کا فرق ہے ذیجارے کفایہ والے لعلی
السامع کا ترجمہ یعنی بلسانہ خفیا کا کیا تو آپ دو حکم سمجھ بیٹھے کیا اسی برتے پر ہمہ دانی کا راگ الاپنے
اور رسالہ لکھنے کا شوق دامن گیر ہوا ۔
شیخ جی اسی وجہ سے تو میں نے آپ کو لکھا تھا کہ اس میدان کو اس کے شہسواروں کیلئے ہی آپ
چھوڑ دیں آپ اس کے اہل نہیں بخدا آپ جواب دینے کے قابل نہیں صرف اس خیال سے پیدیونز
کر رہا ہوں کہ آپ کے دل میں خناس ایسا وسوسہ نہ ڈالے کہ ان لوگوں سے جواب نہیں دیا گیا
کل پرسوں کی بات ہے اس لکھنے کے زمانہ میں آپ کا کارڈ آتا ہے کہ چار ماہ ہو گئے ابھی جواب
نہیں بن سکا۔ کتاب کو ہمیں ملے کوئی دو چار دن بھی تو نہیں ہوئے تھے پر یہ ہے آپ کی شیخی کی
باتیں ۔ ہمارے امام بخاری رح کے پاس لوگ سو حدیثیں الٹ پلٹ کر جواب کے خواہاں ہوئے
پہلے تو صاف جواب سے انکار کر دیا پھر دیکھا کہ یہ لوگ کچھ اور ہی سمجھیں گے تو آپ نے ایک ایک کو
بلا کر جواب دیا پھر کہا اب آپ تشریف لے جائیے ۔
شیخ جی ہم بھی اسی امر کو مدنظر رکھتے ہوئے قلم چلا رہے ہیں ورنہ آپ جیسوں کے منہ لگنا ہی
اچھا نہیں اگر کسی اہل علم سے بات چیت ہو تو اس میں کچھ لطف بھی حاصل ہو خیر ۔ شیخ جی میں،
صفحہ ۳ میں امام بیہقی سے واضح کر چکا تھا کہ دل میں قرأت فی نفسہ کو بلا حرف ادا کئے کہنا تمام
عربوں کے اجماع کے خلاف ہے اس کو قرأت ہرگز نہیں کہا کرتے میں نے تفسیروں کے بھی حوالے
دیئے تھے مگر مجھے کون دہی بڑھیا کے لڑکے کی طرح آپ کچھ کہتے رہیے یہاں تو لا نسلم ہی کا
ایک سبق رٹا ہوا ہے آج میں آپ کو آپ کے مستند علماء کے حوالے دیتا ہوں انکیں غور سے
دیکھیں چشمہ ضرور اگر آنکھیں کام نہ دیں تو چڑھائیں صاف شفاف ہو نگیں نہ ہو مؤطا رد امام مالک
امام مالک میں ابو ہریرہ کی روایت اقرأ بہا فی نفسک یا فارسی کا حضرت حکیم الامت مولانا
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب مصفی شرح فارسی مؤطا صفحہ ۱۰۱ ج ۱ میں یوں ترجمہ فرماتے
ہیں ،، بعد از آں گفت بخواں آں را در نفس خود ای فارسی یعنی آہستہ بخواں تا غیر تو آں را شنود

شیخ جی اب تو سمجھ گئے، کچھ غیرت انسانی کو پاس پھٹکنے دو عقل سے کام لیجئے اٹھ لیکر شدو مد و حضرت شاہ صاحب نے اس حدیث کا کیا ترجمہ فرمایا ایمانداری سے کہئے اب لیجئے آپ کے دیوبند کے مشہور عالم مولوی انور شاہ کیا کہتے ہیں ان کی بھی آپ سنیں گے یا اپنے ہی سر لگا لے پھریں گے ان کی کتاب عرف الشذی علی الترمذی ۱۵۱ و اما ما قاله المدارسون من ان المراد بالقراءة فی نفسه التدبر والتفکر فلا یوافقه اللغة فانه لم یثبت معنی التفکر للقراءة فی النفس -

فرماتے ہیں یہ جو ہمارے مدرسین فرمایا کرتے ہیں کہ اقراء بھا فی نفسک کے معنی تدبر اور غور کرنے کے ہیں لغت تو اسکی موافقت نہیں کرتی اس لئے کہ قرأت فی النفس کے معنی تفکر کے ثابت ہی نہیں شیخ جی اپنی ہدایہ ص۱۰۲ ج ۱ کو اٹھا کر دیکھو اس میں ہے لان القراءة فعل اللسان شیخ جی آپ اچھے پوت حنفی مذہب کے نکلے کہ ہدایہ تو کہے قرأت زبان کا فعل ہے آپ دل کا فعل بنائیں ۔۔۔۔۔۔ ببیں تفاوت رہ از کجا تا بکجا۔

شیخ جی سجدہ تلاوت تو آیت کے تلاوت یا پڑھنے پر لازم آتا ہے بات صحیح ہے؟ اگر کوئی آیت سجدہ کو دیکھے اور تدبر کرے تو اس پر سجدہ آئیگا یا نہیں۔ نہیں تو کیوں اور اگر آتا ہے تو کیوں پھر سوچئے، خداوند آپ کو سمجھ دے تعاند ما فی نفسی وغیرہ کو بھول جائیں وہاں علم ہے قرأت نہیں آئندہ کیلئے احتیاط رکھیں ص۵۰ میں شیخ جی نے خفا ہوکر مولانا عبدالحی لکھنوی پر بھی ہاتھ صاف کیا لیجئے، صاحب مولانا لکھنوی اگر پہلے ہماری پارٹی کے تھے تو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کو آپ کیا سمجھتے ہیں ان کا قدم جمنے دینگے یا انھیں بھی ہماری ہی طرف دھکیل دینگے حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ قدیم مصر ص۸ ج ۲ میں لکھتے ہیں وان کان ماموما وجب علیه الانصات والاستماع فان جهر الامام لم یقرأ الا عند الاسکات وان خافت فله الخیرة فان قرء فلیقرء الفاتحة قراءة لا یشوش علی الامام وهذا اولی الاقوال عندی وبه یجمع بین احادیث الباب - شیخ جی اب تو اپنی پگڑی اچھی طرح سنبھال لیجئے، شاہ صاحب پر

اب کچھ فتوی لگائیے آپ مولنا عبد الحیٔ کے کلام کو ان کی امام الکلام اور تعلیق الممجد اور سعایہ
شرح شرح وقایہ میں قدرے دیکھیں اور پھر جو کچھ کہنا ہو کہتے رہیں مثل ہے چوہے کو ہلدی کی
گرہ مل گئی پنساری بن گئے۔ ان باتوں کو لکھتے ہوئے آپ کو کوئی شرم تو نہیں حائل ہو گی حضرت
مولنا شاہ عبد العزیز رح سے ایک سوال کیا گیا کہ مقتدی کو سورہ فاتحہ بہ لحاظ آیت و اذا قری القرآن
الآیہ کیا حکم ہوگا امام صاحب کے قول موجب معلوم ہوتا ہے کہ منع ہے اور امام شافعی کے نزدیک
بغیر پڑھے نماز جائز نہیں کیا کرنا چاہیئے اور کس کے فتوی پر عمل بہتر ہے جواب میں فرماتے ہیں
سورہ فاتحہ کا مقتدی کو پڑھنا امام ابوحنیفہ کے نزدیک منع ہے اور امام محمد کے نزدیک امام کے آہستہ پڑھنے
میں جائز بلکہ اولی ہے اور امام شافعی کے نزدیک بغیر سورہ فاتحہ پڑھے نماز جائز نہیں اور نزدیک فقیر کے
بھی قول امام شافعی کا ترجیح رکھتا ہے۔ چراکہ بملاحظہ حدیث صحیح لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب بطلان نماز
ثابت می شود اور امام صاحب کا قول بھی جگہ بجگہ آیا ہوا ہے کہ جائیکہ حدیث صحیح وارد شود و قول من
خلاف افتد قول مارا ترک باید نمود و عمل بر حدیث باید کرد و حال آیت کریمہ و اذا قری القرآن
این است کہ ہرگاہ امام سورہ دیگر ختم کند مقتدی خاموش گردیدہ سماعت کند برائے سورہ فاتحہ
کہ ام الکتاب است مستثنیٰ است از مفہوم بعض احادیث صحیحہ و علماء محققین و محدثین و مفسرین دریں
باب بسیار گفتگو کردہ اند منقح بریں معنی گردید کہ سورہ فاتحہ در پس امام خواند بایں طور ہرگاہ امام
لفظ الحمد بخواند مقتدی بشنود و بگوید الحمد تا آخر سورہ ہمیں با خفا ختم کردہ باشد پھر فرماتے ہیں
والحال شان نزول موافق بیان در تحقیقات الشیخ الاکمل الشاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی دریافت
باید کرد کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم در مسجد مدینہ نماز ادا می فرمودند و ہر سورہ دراکہ پیغمبر خدا صلعم
بجہر ختم می فرمودند مقتدیان آں را ختم می خواندند ہرگاہ الحمد تمام نمود شروع سبح اسم ربک
الاعلیٰ الذی الخ نمودند قرأ اذا امام قرأ ہا از آں جا صاف ثابت شد کہ آیت مذکور
برائے ممانعت سورہ دیگر وارد گردید نہ برائے سورہ فاتحہ و ہمہ صحابہ بہ تبعیت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سورہ فاتحہ ہمیشہ ادا می فرمود بر نمونہ مولنا شاہ محمد اسحق کے زمانہ حیات میں لکھے ہیں

کلکتہ میں ۱۲۵۶ھ میں طبع ہوا تھا یہ فتویٰ مولنا محمد یعقوب صاحب دیوبندی کے مجموعہ قلمی میں انھوں نے
اپنے والد مولنا مملوک علی سے حاصل کر کے لکھ لیا تھا انھوں نے مولنا عبد الحی صاحب دہلوی
صاحب صراط مستقیم بڈھانوی سے حاصل کیا تھا شیخ جی انھیں بھی کچھ کہیئے یہ فتوی تو آپ کے
بڑے رسالہ کا فی الحقیقت صحیح جواب ہے شیخ جی ص۳۰ میں لکھتے ہیں کہ آپ نے سلطان
المحدثین کی کتاب کو ترک کر کے طحاوی کا سہارا لیا آپ لکھتے جواب میں طحاوی کا قول پیش
کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کے نزدیک حضرت امام بخاریؒ کا قول ضعیف ہے
شیخ جی آپ کی اس سمجھ پر کیا کہا جاوے آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ صرف طحاوی ہی میں ہے
اس خیال کو نکال دیجیے اگر آپ کو سلطان المحدثین پر اعتقاد سچے دل سے ہے تو بیجے ر
ان کی کتاب جزء القرأۃ ص۱ اور کتاب القرأۃ امام بیہقی ص۱۲ دیکھیے یہی روایت انہی لفظوں
سے ہے اور فرمائیں تو دوسرے حوالے پیش کروں شیخ جی آپ کو معلوم ہے کہ بیمار اپنے ہی
دل بھاتے کو پسند کیا کرتا ہے جنس با جنس پرواز یہ اصول ہے کہ فریق مخالف کو انہیں کے مسلمات
سے جواب دینا آپکو تو حدیثیں صحیح بخاری کی ثنائی جاویں ہرگز ہرگز آپ کان پر اعتماد نہ ہوگا ایک
ادنیٰ مذہبی کتاب کی عبارت ساتھ کر دی جاوے تو گردن خم ہے آپ لوگ فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے سر خم کرنے والے نہیں حکیم وہ جو نبض شناسی کے بعد دوا دے اور وہ بھی ناگوار
نہ ہو زود ہضم ہو ثقیل نہ واقع ہو۔
شیخ جی میں اگر امام بخاری کی کتاب سے آپ کو بتاتا تو آپ انکار ہی کر دیتے آپ میری
وجہ سے اس انکار کے جرم میں مبتلا نہ ہوتے تو میں ہی گویا آپ کے انکار کرانے کا موجب
ہوتا بہتر معلوم ہوا کہ شیخ جی انکار تو ضرور کریں دینگے لہٰذا وہ چیز ہی کیوں نہ پیش کی
جاوے جو انھیں بدہضمی ہی نہ پیدا ہونے دے شیخ جی اب تو ہمارا آپ عندیہ سمجھ گئے
یا نہیں ہاں شیخ جی آپ بار بار نصف تولہ سونے کی زکوٰۃ کو کیوں اچھالتے پھرتے
ہیں اس جگہ ص۳۰ میں بھی اسی کو دوہرا رہے ہیں شیخ جی یہ تو بالآخر نصف تولہ نہیں میں

زکوٰۃ کا حکم ہی لگاتے ہیں کہ جس سے انسان اپنا پلہ پاک کرے آپ کے یہاں تو زکوٰۃ حیلہ سے ساقط کرنا حلال ہے زکوٰۃ کا بوجھ آتے ہی دہن اور بلا ڈکار سے ہضم کرتے ہیں آپ ہی ایمانداری سے فرمائیے کہ یہ حیلہ ساز اچھے یا جو خدا کا مال ہضم نہ ہونے دے وہ اچھے ؟ پیچھے اپنی عالمگیری کی بغل گیری کریں

اور صفحہ ۷۵ جز ۷ میں دیکھیں من حیل لمن کان له مائتا درهم اراد ان لاتلزمه الزکوٰۃ فالحیلة له ان یتصدق بدرهم قبل تمام الحول بیوم حتی یکون النصاب ناقصا فی آخر الحول او یهب تلک الدراهم لابنه الصغیر قبل تمام الحول بیوم او یهب الدراهم کلها لابنه الصغیر او لیصرف الدراهم علی اولاده فلا تجب الزکوٰۃ - یعنی کسی آدمی کے پاس دو سو درہم ہیں وہ چاہتا ہے کہ مجھ پر زکوٰۃ دینا لازم نہ آوے تو وہ اس طرح حیلہ کرے کہ سال کے ختم سے ایک روز پہلے ایک درہم صدقہ کر دے تاکہ نصاب کم ہو جاوے یا اون درہم کو اپنے چھوٹے لڑکے کو بخشدے سال سے پہلے یا تمام درہم بخشدے اوسے - یا اپنی اولاد پر ایک درہم خرچ کر دے بس زکوٰۃ اب واجب نہیں ہوگی فتاوی سراجیہ میں لکھا ہے کہ سال ختم سے ایسے آدمی کو بخشدے کہ جس پر واپس کرنے کا بھی اوسے پورا بھروسہ ہو - اوسے دیکر پھر اوس سے واپس بخشوا لے - مطالب المومنین میں فتاوی نوازل سے لکھا ہے اس حیلہ میں اجر بھی ہے - شیخ جی کیوں اب بھی وہی گیت گائے پھر دگے اگر کچھ حیا کا مادہ ہے تو آئندہ کیلئے اس جماعت کی طرف ترچھی نظر ہرگز نہ کریں ورنہ آپ کے مذہب کا ہال راز فاش کر دیا جائیگا - ہم آپ کے مذہب کی رگ رگ سے واقف ہیں - شیخ جی میں نے موزوں جواب دیا ہے مگر چونکہ آپ سے اپنے امام طحاوی کا بوجھ اوٹھایا نہیں گیا کہو یا صفحہ ۱۰۹ میں کنہ اپنی حسب عادت موقیانہ کلام کیا - شیخ جی آپ کو تو تعارض کی آگ لگی ہوئی ہے اسکا فیصلہ تو ہم پہلے کر چکے ہیں - شیخ جی صفحہ ۱۰۹ میں صحیح بخاری کی حدیث انما جعل الامام لیوتم بہ کو نقل کر کے فرماتے ہیں اللہ کے نبی نے کہا امام کی مخالفت نہ کرو - شیخ جی ہمارا ایمان ہے

شیخ جی یہ تو فرمائیے کہ یہ خلاف جہری ہی میں ہوگا یا سری میں بھی شاہ ولی اللہ صاحب کی تو آپ سن ہی چکے ہاں پر اب انس حدیث کی رو سے کیا حکم لگاتے ہو اب ابنی حلبی کبیر مع بیمہ لاحظہ ہو صفحہ ۲۹۶ والمسبوق یاتی بالثناء اذا ادرک الامام حالۃ المخافتۃ لقراءۃ قام الی قضاء ماسبق بہ یاتی بہ ایضاً کذا ذکرہ فی الملتقط نیز لکھا ہے واذا ادرک الامام وھو یجھر بالقراءۃ وفیہ قال بعضھم یاتی عند سکتات الامام حال کون الثناء کلمۃ کلمۃ او کلمتین کلمتین بحسب ما یمکنہ لانہ امکنہ الاتیان بالسنۃ مع مراعاۃ مقتضی الامر وروی عن الفقیہ ابی جعفر الھندوانی انہ قال اذا ادرک الامام فی الفاتحۃ یثنی بالاتفاق صفحہ ۲۹۸ میں ہے وان ادرک الامام فی الرکوع .... لو اتی ای بالثناء یدرک الامام فی شئ من الرکوع یاتی بہ قائما ثم یرکع ... وکذا الحکم اذا ادرک الامام فی السجدۃ الاولی وان غلب علی ظنہ انہ لو اثنی یدرکہ فی شئ منھا یثنی اسیطرح فتوی تاتارخانی میں بھی ہے امام ابو یوسف کہتے ہیں یثنی المسبوق....

شیخ جی اب تو فرمائیے امام کا آپ کا مشن خلاف نہیں کرتا۔ خود را نصیحت دیگرے را نصیحت یہ ثنا تو ایک ایک کلمہ کر کے پڑھ سکتے ہیں جو ایک مسنون چیز ہے۔ اور جو واجب اور رکن ہو اوسے پڑھنے میں آنا کانی ۔ کیا اسی کا نام دیانت یا ایمانداری اور انصاف ہے خوب سوچ کر فرمائیے آپ کے یہاں تو ان سکتات میں پڑھنے کی کوئی نص نبوی بھی خدانے چاہا تو نہ ہوگی اور سورہ فاتحہ کیلئے تو نص نبوی بھی موجود ہے۔

مستدرک حاکم کتاب القرآت امام بیہقی وغیرہ میں دیکھ سکتے ہیں ہم نے بھی تو لکھ دیا ہے اور یہ ثنا کیسی ہوئی کیا وہ آمین ہی آپ کو کھٹک گئی اپنی آنکھوں کا شہتیر دائمی نظر نہیں آیا کرتا شیخ جی صفحہ ۱۰ میں لکھتے ہیں حضرت علی سے دو سورت ثابت ہیں۔ مگر آپ کے مقتدیں صرف ایک سورہ فاتحہ کا حکم کرتے ہیں۔

شیخ جی آپ یہ بتائیے کہ حضرت علی اقتدا کی حالت میں یہ کام کرتے تھے یا انفراداً اور

امام کی حالت میں آپ نے واضح نہیں کیا اگر حالت اقتدا میں ایسا کرتے تھے تو شیخ جی آپکی عقل کہاں گئی آپ کے ہی مذہب کے سب سے پہلے خلاف ہے آپ لوگ خلفاء کے فعل کے مخالف ہی ٹھہرے۔ ایمان سے کہیئے بات صحیح ہے یا غلط یہ الزام آپ کیا اپنی جہالت کی بنا پر دے رہے ہیں؟

وہ کون سا نشہ تھا کہ جسکی وجہ سے آپ کے شہ رگ کے کٹنے کی بھی خبر نہیں ہوئی آپ کو شیخ جی صلا میں لکھتے ہیں امام رکوع میں گیا اور وہ مسبوق اہلحدیث بیکس اپنی ثنا یا فاتحہ پڑھ رہا ہے ..

شیخ جی آپ نے ابھی دیکھا ہوگا کہ امام تو بیچارہ رکوع میں چلا گیا مگر مسبوق حنفی بیچارہ اپنی ثنا ہی کے پڑھنے میں پڑا ہوا ہے آپ نے اس کا علاج بھی سوچا؟ شیخ جی اسی صفحہ میں رکوع کی روایت سے سورہ فاتحہ کی فرضیت کے روٹھ جانے کا الزام عائد کرتے ہیں۔ مگر شیخ جی کو یہ خبر نہیں کہ قیام فرض تھا مگر رکوع مل گیا تو آپ کے یہاں نماز ہوگئی کہیئے کہ قیام اب فرض نہیں تب ہم آپکی بہادری دیکھیں۔ شیخ جی قیام کے فرض میں تو کسی کو انکار نہیں آپ کس منہ سے اعتراض کرتے ہیں۔ اگر کوئی سورہ فاتحہ کے فرض والا لب کشائی کریگا تو ہم بفضلہ تعالیٰ اسوقت لبقید حیات ہوئے تو نمٹ لیں گے۔ یہ آپ کو فکر کیوں لاحق ہوئی مثل ہے قاضی جی کیوں دبلے کہنے لگے شہر کی فکر۔ شیخ جی آپ اپنی فکر کیجئے دھن رہے دھنیا اپنا دھن۔ شیخ جی صلا میں لکھتے ہیں یہ تو صرف آپ ہی ہیں جو جنت کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں۔ شیخ جی نہ یہ ہمارا دعویٰ ہے اور نہ ہی ہماری جماعت یہ دعویٰ کرتی ہے اصل پوچھو تو یہ آپ ہی کے لوگوں نے دعویٰ کیا ہے آپ ٹھنڈے دل سے ملا علی قاری کی شرح مسند امام ابوحنیفہ صـ۱۸۲ چشمہ ہٹا کر اگر وہ دھندلا ہو گیا ہو تو۔ دیکھیں اس میں جس حدیث میں صف امتی من ذالک ثمانون صفا لکھا ہے وہاں یہ بھی لکھا ہے فیکونون ثلثی اہل الجنۃ دارجو ان ثلثی ھذہ الامۃ فی الجنۃ جماعۃ الحنفیۃ لکثرتھم۔ سن لیا آپنے اپنے گھر کی بھی۔

خبر نہیں ۔ پھر حنفیہ میں دو فریق دیوبندی اور بریلوی فرمایئے وہ بھی جنت کے جانیوالے ہیں یا صرف آپ ہی آیا وہ جماعت حنفیہ میں ہیں یا نہیں؟ آپ آپ اس میں فیصلہ کر سکتے ہیں بنائیں جنتی وہ یا آپ یہ ہے آپ لوگوں کی دو رنگیاں ۔

شیخ جی ص۱۱ میں مجھ سے خدا کو حاضر و ناظر جان کر اور مرشد کی تعلیم کو پیش نظر رکھکر دریافت کرتے ہیں کہ آپ کو خلف الامام صرف ایک سورت پڑھنے کا حکم دیا ہے یا فاتحہ کے علاوہ دوسری سورت بھی پڑھنے کا حکم دیا ہے پھر فرماتے ہیں فیصلہ یہاں ہو جاویگا۔ میں سمجھتا تھا کہ شیخ جی کچھ علمی لیاقت کے حامل ہونگے راز کھل گیا۔ شیخ جی اہلحدیثوں کا مسلک ہی آپکو ابھی تک معلوم نہیں اہلحدیث جہری نماز میں سورہ فاتحہ کے علاوہ دوسری سورتوں سے منع کرتے ہیں سری میں تو نہیں منع کرتے آپ پہلے اہلحدیثوں کا باحوالہ مسلک دیکھئے پھر اعتراض کرنے بیٹھ جاتے۔ شیخ جی آپ نے حدیثوں ہی کو نہیں دیکھا بلکہ تعصب ہی کی نظر سے دیکھا ہے آپ اپنا ہوش سنبھال لیں اہلحدیث صرف سورتوں کو جہری ہی میں پڑھنے سے منع کرتے ہیں سری میں نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے کہ امام زور سے پڑھتا ہو اس حال میں سورہ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھو سنن ابی داؤد و سنن نسائی و جزء القراۃ امام بخاری وغیرہ میں صحیح سندوں سے آچکا ہے ہم بار ہا لکھ چکے ہیں علاوہ سورہ فاتحہ کے نفی صرف جہری نماز سے حضور نے فرمائی ہے سری سے نہیں کیا آپ کے پاس کوئی ارشاد نبوی ہے کہ سری میں آیتیں نہ پڑھنا ورنہ شیخ جی بس اپنی قلعی مجھ سے نہ کھلواؤ یہی خاموشی اچھی ہے ۔

شیخ جی سری نماز میں تو آپ کے امام صاحب سے بھی ثبوت ہے شافعی سے تو تھا ہی لیجئے آپ کے مولانا عبدالحی لکھنوی کی امام الکلام ص۱۳ اور ص۳۲ ملاحظہ فرمائیں وعن ابی حنیفۃ رح انہ لا باس بان یقرء الفاتحہ فی الظہر والعصر وبما شاء من القرآن ۔

شیخ جی آپ کسی کے مسالک کو بے سمجھے ہرگز اعتراض اپنی کج فہمی کی بنا پر کرنے نہ بیٹھ جایا کریں حضرت عبداللہ بن مغفل تو پڑھتے ہی تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ تو حکم کیا کرتے تھے

کہ ظہر و عصر میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ اور دوسری سورت پڑھا کرو دیکھو دار قطنی اور قرأت خلف الامام بیہقی اور امام بخاری رح کی جزء القرأت میں بھی ہے مذکور دریافت کر لیں کمال یہ کہ صحیح سند سے وارد ہے کیا آپ خلیفہ راشد کے حکم کو نہیں مانتے اگر کچھ غیرت ہے تو کم از کم سری نمازوں میں تو سورہ فاتحہ اور دوسری سورت کو پڑھنا شروع کر دیں۔ اگر آپ کو اپنے امام کی لاج ہے تو شیخ جی ص۱۱۱ میں حضرت ابن مسعود کے پڑھنے پر اعتراض کرتے ہیں کہ کیا پڑھتے تھے ثنا پڑھتے تھے یا رکوع کی تسبیح ۔ شیخ جی میں آپ سے کیا عرض کروں آپکی سمجھ پر نہ معلوم کس امام کا سایہ پڑا ہوا ہے آپ صدر جا کر اپنا آسیب نکلوا لیں ۔ خیر صاحب غبنا لیں کتاب القرأت امام بیہقی ص۱۰۴ عنہ انہ قرأ فی العصر خلف الامام فی الرکعتین الاولیین بام القرآن و سورۃ ۔ شیخ جی صاحب اب تو تسلی ہو گئی اب تو آپ ضرور ہی اپنے ابن مسعو کے فعل کو اپنا معمول بنا ہی لینگے اسلئے کہ یہ تو حنفی مذہب کے جڑ ہیں مگر غیرت کی ضرورت ہے آئندہ سے فضول بکواس نہ کریں خیال رہے شیخ جی ص۱۱۱ میں نہ معلوم حدیث جابر کیوں میری طرف نسبت کر کے دہرا گئے ہیں جس کا تفصیلی جواب ہم اپنی کتاب کے ص۵۰ میں برابر دے چکے ہیں ۔ شیخ جی کی سمجھ کیسی موٹی ہے کہ بات ہی نہیں سمجھتے ۔ نہیں پھر سن لیں شیخ جی آپ کی کتابوں کا یہ مسئلہ ہے کہ راوی اپنی حدیث کا خلاف کرے تو وہ حدیث قابل حجت نہیں حضرت جابر رض اپنی اس روایت کے خلاف عمل کرتے تھے اور فتوی بھی دیتے تھے لہٰذا آپ کی یہ بیان کی ہوئی روایت حجت نہیں ہو سکتی شیخ جی آپ کو اس روایت کو دوبارہ لکھتے غیرت نہیں طاری ہوئی ص۱۱۳ میں آپ لکھتے ہیں ہرگز قیام ترک نہیں کراتے پھر رکوع میں ملنے والے کی نماز کیسے بلا قیام آپ کے یہاں ہو جاتی ہے۔ آپ کہتے ہیں اوسے سمجھا بھی کرتے ہیں یا بے سمجھے گھوکدیا کرتے ہیں شیخ جی ص۱۱۴ میں فرماتے ہیں حدیث حضرت ابو ہریرہ خلف الامام قرأت فاتحہ کی ممانعت کرتی ہے شیخ جی اپنے کچھ نشیلی چیز کا استعمال کیا ہوا ہے اگر نہیں تو ۔

تمہیں تمہارے امام کا واسطہ اس میں سورہ فاتحہ کا نام بتادو ورنہ چلو بھر پانی لیلو آپ کے
حنفی مولوی عبدالحی لکھنوی امام الکلام ص۱۵۴ میں صاف لکھ رہے ہیں گو بظاہر مطلق انصات
دلالت کرتی ہے لکن النظر الدقیق یحکم بانہ یمنع مع القراءۃ مع الامام فی الجہریۃ الخ
لیکن باریک بینی سے دیکھا جاوے تو یہ حدیث امام کے ہمراہ جہری ہی میں پڑھنے کو منع
کرتی ہے جب سے سماع اور تدبر میں خلل آوے اثنائے سکتات بین سکوت اور استماع
کے وجوب پر ہرگز دلالت نہیں کرتی - شیخ جی اب بھی کچھ شرم آئیگی یا نہیں کیا ابو ہریرہ
کی وہ حدیث جسمیں ان کے شاگردان سے دریافت کرتے ہیں کہ میں اگر امام کے پیچھے ہوں
تو کیا کروں جس کا جواب انھوں نے دیا کہ تو آہستہ آہستہ پڑھیو فی نفسہ کی جسکی آپنے رٹ لگائی
ہوئی ہے وہ صحیح مسلم کی روایت ہے اور یہ ابو ہریرہ کا فتویٰ ہے اور آپ واذا قرأ فانصتوا
کا راگ الاپ رہے ہیں وہ انکی روایت ہے اور آپ کے یہاں راوی اپنی روایت کے خلاف
کرے تو وہ حدیث منسوخ - اب آپکے سمجھ میں آیا یا وہی بڑھیا کے بچے کی طرح لاالسلم
ہی رٹا ہوا ہے میں بار بار لکھ چکا ہوں مگر کچھ حیا بھی تو چاہیئے - ص۱۱۳ میں شیخ جی پھر وہی
بے تکی کی بات کر رہے ہیں میں نے تو آپ کے امام طحطاوی کی عبارت لکھی تھی اس میں لکھا ہے
حیث یجب الاستماع والانصات زمن القراءۃ لابعد ھا وجوب استماع اور انصات
قرات کرنے کے زمانہ میں ہے بعد میں نہیں - اگر آپ کے سمجھ میں ان کی عبارت نہیں آئی تھی
تو کسی اپنے عالم سے یا اپنے امام کی دہائی اور وسیلہ سے سمجھنے کی سعی کرتے - اپنا بے علمی کا
سوال طحطاوی سے کریں اور ان سے ہی جواب لیں اگر غیرت ہے تو آپ کو چاہیئے
کہ اپنی منیۃ المصلی کی عبارت جسے ہم اوپر لکھ آئے ہیں دیکھ کر اور سمجھ کر پھر اوسکے
سمجھنے کی کوشش کریں - شیخ جی بعدیت کیلئے بڑی وسعت ہے ختم کے بعد کا سمجھ لیا مگر
اور ہر ایک کلمہ کے بعد کا سمجھ میں نہیں آسکتا اپنی منیہ وغیرہ والی ثنا کا پہلے جائزہ
لیں کیا رکوع میں چلے جانے کے بعد ثنا کون پڑھا رہا ہے اس کو آپ نے نہیں سوچا

امام بیچارہ رکوع میں ہے اور آپ ابھی اس کی مخالفت میں کر کس کے تناہی کو الاپتے
رہیں اس پر بھی اعتراض کرتے ہوئے شرم ساتے ہیں آئی ص۱۱۴ میں شیخ جی میرے لکھے
ایک حدیث پھر سات دلیلیں کیسے ہو گئیں کا جواب فصل الخطاب والے کے نقل سے
دی کیا اچھا جواب ہے۔ شیخ جی کسی کا نقل ہمارے لئے حجت نہیں اگر اوس نے کہا ہے
تو اوس کی بھی سخت غلطی ہے غلطی غلطی ہی کہی جاویگی یہ تو آپ کا کام ہے کہ بلی بلی کی نجاست
نجاست ڈھانکے ہم اس کے قائل نہیں یاد رکھیں یہ ہے شیخ جی انصاف کا اصلی باورچی
چشمہ شیخ جی ص۱۱۵ میں لکھتے ہیں مولنا امام کے پیچھے کیا پڑھے فاتحہ کا مطلق ذکر نہیں
شیخ جی جب آپ نے اپنی کتاب کے ص۳۲ ع۱۶ میں اہیں زید سے نقل کیا تھا آپ
قسمیہ کہیں اپنے امام باڑے کی لاج رکھتے ہوئے کہ اوس میں سورہ فاتحہ کا لفظ تھا
حالانکہ یہ حدیث ہی بے اصل تھی اگر آپ میں اپنے امام باڑے کی لاج ہے تو پیچھے اس کو
مرفوع صحیح ثابت کر کے منہ مانگا انعام بھی لے لیجئے ابومریم والی روایت کو اب بھول
جائیے ہم نے اوسمیں سورہ فاتحہ کا نام بتا دیا ہے اب کچھ غیرت کی ضرورت ہے شیخ جی
ص۱۱۶ میں لکھتے ہیں۔ میں نے چونکہ غازیپوری کی بات کو تسلیم سے انکار کیا تھا اس لئے آپ
مجھے الزامی طور پر لکھتے ہیں - ان کے اقوال کو تو آپ تسلیم نہیں کرتے مگر مولنا عبد الحی صاحب
لکھنوی کے اقوال کو تسلیم کرتے ہو۔ شیخ جی یہ آپکا قصور نہیں - آپ کی سمجھ کا قصور ہے
شیخ جی یہ اقوال آپ کی ضیافت طبع کی خاطر ہم نے لکھے ہیں - ذات ذات کو کھاتی
جنس با جنس پرواز۔ شیخ جی ہمارا مذہب ہمارا مسلک یار منشی نہیں ہے ہمارے
یہاں لا قول لاحد مع الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے آپ کے یہاں سب
چلتا ہے آپ کی کتابیں اوٹھا کر دیکھیں یعنی اگلے لوگوں کی متاخرین یا میرے مطمع
نظر نہیں آپ کو ان میں محض اقوال ہی اقوال ملینگے ہمارے اسلاف کی کتابیں دیکھئے
اون میں صرف قال اللہ و قال الرسول ہی ملیگا خدا نے چاہا تو آپ اب اپنی سمجھ

سمجھکے ناخون لیں ہم شیخ جی آپ پر آپ کے بھائیوں کے کلام سے ہی حجت قائم کرنا
پسند کرتے ہیں آپ ہماری تو سننے سے رہے۔ بخاری و مسلم کی اگر سَو حدیثیں بھی آپکے
سامنے رکھی جاویں تو آپ کے کان پر جوں تک نہ رینگیں گی مگر جہاں آپ کے
خدا یا ہستی کی بات ملیگی تو اوس کی طرف ضرور ہی توجہ تام منعطف ہو گی اگر اس میں کچھ
خلاف نظر آوے تو قرآن شریف ہاتھ میں لیلیں اور خدا کے گھر میں رو بہ قبلہ ہو کر قسم
کھا کر اپنے دل کا راز ظاہر کریں۔ شیخ جی اطمینان رکھیں یہ مال آپ لوگوں ہی کیلئے
رکھ چھوڑا ہے دوکان میں سب قسم کے گاہک آتے ہیں وہ اگر آپ سے کپڑا مانگے
تو آپ شاید معلوم ہوتا ہے کہ بٹن ہی سامنے ڈھکیلتے رہینگے یہ بات شیخ جی ہمارے
کام کی تو نہیں مگر آپ جب اسی وزن کے خواہاں ہوں تو آخر ہیں آپ کی خواہش
بھی تو پوری کرنی چاہیئے۔ شیخ جی ص۱۱۶ میں یہ کیا لکھ رہے ہیں علامہ عینی نے اسّی صحابہ
سے خلف الامام قرأۃ فاتحہ کی ممانعت جو لکھی ہے تو کیا علامہ عینی معاذ اللہ جھوٹ افترا
کرتے تھے اس حساب سے ان کی صحیح بخاری کی شرح بھی غلط ہو جائیگی۔ مجھے کہنے دیجئے
شیخ جی یہ بات تو آپ اپنے حنفی مولوی عبد الحئی لکھنوی سے کہیئے۔ شیخ جی جو کچھ آپ
میں شرم ہے؛ آپ نے اپنے رسالہ راہ کے ص۲۳ میں عینی کا مقولہ نقل کیا تھا حلفیہ بتایئے کہ :
اوس میں سورہ فاتحہ کا نام لکھا تھا؛ پھر آپ نے اس کا ترجمہ بھی کیا مگر یہ بتایئے کہ اوس میں
آپ نے سورہ فاتحہ کا بھی نام لیا تھا عینی محدث تھے یا نہ یہ مولانا لکھنوی حنفی جانیں اور آپکی
بلا جانے اسی طرح فقیہ سرخسی کے مضمون کا حال ہے اور یہی حال آپ کے ص۲۰ و ص۲۱
و ص۲۲ کا بھی سمجھیئے۔ آپ خدا کو حاضر و ناظر اور اپنے امام بائرہ بغداد کیطرف منہ کر کے
ان کی لاج رکھتے ہوئے حلفیہ کہیئے کہ ان میں سورہ فاتحہ کا لفظ ہے؟ کیا وہی رنگین
چشموں ہی کے رنگ کا عکس تو نہیں؛ کسی نے سچ کہا ہے سے ہم الزام ان کو دیتے تھے
قصور اپنا نکل آیا۔ ہمارے شیخ جی کے اب حواس درست نہیں آپ ص۱۱۷ میں مجھے محدث

ہے بن ذلان میں کلام کرنے پر دھمکی تو دیتے ہیں مگر بدحواسی میں صفحہ تک لکھنے کا ہوش نہ رہا شیخ جی یہ ص۵۰ میں ہے شیخ جی تو اپنی ہی بات کو بھول گئے آپ ص۱۶ کو پھر سے پلٹا کر دیکھیں آپ نے لکھا تھا مدلس کی روایت مقبول نہیں ہوتی تا وقتیکہ مروی عنہ سے اس کا سماع اور تحدیث نہ بیان کرے اور پھر اس میں آپ کا مقصد پھر بھی حاصل نہیں یا حلفیہ کہیئے اس میں سورہ فاتحہ کا ذکر بھی ہے؟ آپ ایک دفعہ نہیں لاکھ دفعہ اس حدیث کو صحیح مان لیں مگر اس میں سورہ فاتحہ کی ممانعت کہاں ہے۔ اب تو چلو بھر لیں یا اور کسی چیز کا انتظار ہے۔ شیخ جی آپ کو جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آتی آپ ص۱۱ و ص۱۲ میں محمد بن عجلان کے متعلق جواب کا حوالہ دیتے ہیں یہ کس کتاب کے صفحہ کا حوالہ ہے آپ پھر سے دیکھ کر کہیئے آپ نے ص۲ میں محمد بن عجلان کی روایت کو پھر سے اعادہ کیا ہے مگر یہاں بھی تو آپ نے سانس نہیں لیا شیخ جی نے مذہب حنفی کی ترجیح فیوض الحرمین سے نقل کی ص۹-۱۱۸ شیخ جی یہ تو سب خواب کی باتیں ہیں بیداری کی نہیں۔ سب کا اتفاق ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کا خواب قابل حجت نہیں اب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیداری کی باتیں کان لگا کر اور اصلی چشمہ لگا کر ملاحظہ فرمائیں شاہ صاحب اپنی کتاب خیر کثیر کے خزانہ عاشرہ ص۱۲۴ میں فرماتے ہیں اما مذاہب المذاہب الاربعۃ فاقربہا الی السنۃ مذہب الشافعی المنقح المصفی۔ ان چاروں مذہبوں میں سنت نبوی سے زیادہ قریب ہے مذہب شافعی کا ہے جو منقح اور مصفی ہے کہ دوسروں سے۔ شیخ جی سن لیا آپ نے حضرت شاہ صاحب اپنی تفہیمات الٰہیہ ص۱۲۵ ج ۲ میں فرماتے ہیں کم من فقہ الفقہاء من امور لا یدری من این اخذوا ذالک کمسئلۃ عشرۃ فی عشرۃ ومسئلۃ الآبار وغیرہا۔ یعنی فقہا کی فقہ میں کتنے ایک مسائل ایسے ہیں کہ جن کا پتہ ہی نہیں کہ انھوں نے کہاں سے نکال لئے جیسے دہ دردہ کا مسئلہ اور کنوئیں کے بارے میں اس بارے میں شاہ صاحب کی حجۃ اللہ البالغہ ص۱۲۸ ج ا و ص۱۴۷ ج ا بھی ملاحظہ فرمالیں

حضرت شاہ صاحب کا ایک فیصلہ سن لیں آپ اپنی تفہیمات کے ص۲۱۲ ج۱ میں فرماتے ہیں
فلو ان حدیثا صح وشھد لصحتہ المحدثون وعمل بہ طوائف فظھر فیہ الامر ثم لم
لم یعمل بہ ھولان متبوعہ لم یقل بہ فھذا ھو الضلال البعید یعنی اگر کوئی حدیث
صحیح ہو جاوے اور اس کی صحت کی شہادت محدثین نے دیدی اور ایک جماعت نے
اوس پر عمل بھی کر لیا بات بھی پبلک میں بورڈ پر آگئی پھر اوس پر عمل کوئی نہ کرے صرف
اس وجہ سے کہ اوس کے امام نے نہیں کہا بس یہی انتہا درجہ کی گمراہی ہے شیخ جی ابکو
آپ بخوبی سمجھ گئے ہوں گے مزید توضیح کی ضرورت ہو تو ہماری کتاب ارسال البرید کا
بنظر غائر مطالعہ فرمالیں تطویل کی بنار پر اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ شیخ جی اہلحدیثوں پر
ایک عدم عمل کا الزام یہ دیتے ہیں کہ اہلحدیث دو وقتوں کے بیچ میں نماز نہیں پڑھتے
جس پر آپ نے ایک حدیث مسلم کی مشکوٰۃ کے ص۱۵ سے نقل کی آپ اس حدیث کا۔
آخری حصہ اس طرح لکھتے ہیں ص۱۲۱ ملاحظہ ہو آپ نے فرمایا کہ اوقات نماز ان وقتوں کے
درمیان میں ہیں جس پر آپ یوں فرماتے ہیں اہلحدیث عامل بالحدیث کے مدعی ہوتے۔
ہوئے بھی درمیانہ وقت میں نماز ادا نہیں کرتے البتہ احناف حسب فرمان اللہ کے نبی یعنی
درمیانہ وقت میں نماز ادا کر کے اہلحدیث اور عامل بالحدیث ثابت ہوئے شیخ جی.
آپ نے یہ لکھا کہ آپ نے سائل سے فرمایا نمازوں کے اوقات درمیان میں ہیں۔
اسی کو آپ نہیں سمجھے آپ مین وقتوں کا وسط بیچ و بیچ سمجھے ہوئے ہیں جو بالکل
غلط ہے آپ اپنی غلطی کو اپنے ہی عالموں سے اصلاح کرالیں اگر اس کا یہی مطلب ہے
کہ اول و آخر کے بیچ میں ہی وقت ہے تو شیخ جی اسوقت کے خلاف کرنے والے کو
آپ کیا کہیں گے ہدایہ شرح وقایہ میں دیکھئے لکھا ہے کہ گرمیوں میں ظہر کو تاخیر کرنا
اور سردیوں میں جلدی کرنا اور پھر ہر زمانہ میں اخیر وقتوں میں۔ فرمائیے کہ
یہ بیچ و بیچ وقت ہوتا ہے؟ شیخ جی آپ سمجھے یا نہیں شرح وقایہ کے الفاظ

الوقت للفجر من الصبح الی طلوع ذکاء و للظہر من نر و الہا الی بلوغ ظل کل شیٔ مثلیہ سوی فیٔ الزوال و للعصر الی غیبتہا و للمغرب الی مغیب الشفق و للعشاء منہ الی طلوع الفجر۔ اسی طرح کنز وغیرہ میں بھی ہے۔
شیخ جی (اپنے امام) بارہ کا لحاظ رکھتے ہوئے فرمائیے آپ کے یہاں عشا کب پڑھنی چاہیئے اور آپ تو ماشاء اللہ پانچوں نمازیں بیچ و بیچ کے ہی وقت میں گذارتے ہونگے شیخ جی جسے آپ نہیں کرتے دوسروں کو کیوں بتاتے ہیں اور بعض نہ کرنے پر طعون کرتے ہو کیا یہی آپ کے امام بارہ کی تعلیم ہے شیخ جی آپ ہو نزالو کے تلمذ امنا بنذہ کے سامنے ختم کیجئے یہ دوکانداری نہیں ہے کہ سب چل جا دے آپ کو یہ خیال ہوگا کہ ہم عصر کی دو مثل پر پڑھتے ہیں اس لئے بیچ و بیچ کے معنی کردوں مگر شیخ جی آپ کے امام کے نزدیک دو مثل اول وقت عصر ہے پھر آپ بیچ میں کہاں پڑھتے ہیں اور یہ دو مثل بقول شاہ ولی اللہ صاحب عصر کا اخیر وقت ہے اول نہیں ملاحظہ ہو حجۃ اللہ البالغہ ص۵۵ ج۱ فلعل المثلین بیان لاخر الوقت المختار۔ مولانا انور شاہ عرف الشذی ص۷۰ میں لکھتے ہیں اعلم ان جمہور الامۃ الی ان وقت الظہر الی المثل و العصر منہ الی قبیل الاصفرار امام صاحب کی یہ دوسری روایت ہے جسے امام محمد اور حسن بن زیاد امام صاحب سے روایت کرتے ہیں چنانچہ مبسوط سرخسی وغیرہ میں ہے ص۷۶ میں لکھتے ہیں وافتی صاحب الدر المختار باداء العصر فی المثل الاول صاحب در مختار نے اول مثل میں عصر ادا کرنے کا فتوی دیا ہے مگر شامی نے اس کا رد کیا ہے واقول ان الحق الی صاحب الدر المختار میں کہتا ہوں کہ حق در مختار والے کے پاس ہے شیخ دحلان نے امام صاحب سے ایک مثل کیطرف رجوع نقل کیا ہے فتاوی ظہیریہ اور خزانۃ المفتین سے والکتابان معتبران یہ دونوں کتابیں ہمارے یہاں معتبر ہیں درمختار میں صاحبین ہی کے قول پر فتوی لکھا ہے طحاوی سے لکھا ہے

ہم اسی کو لیتے ہیں مولنا عبدالحیٔ لکھنوی نے نفع المفتی ص۱۲ میں لکھا ہے قلت والواقف الماھر علی ادلتہ الذی یتقین بعلمہ قطعاً کون قولھما قویا وکون قولہ ضعیفا فلا عبرۃ بفتوی من افتی بقولہ یہ تو ہے آپ کے مولانا انورشاہ کی تحقیق اور علامہ لکھنوی کی اب آپ کے مولنا گنگوہی کی تحقیق سنئے وہ اپنے فتادیٰ جلد دوم ص۱۵ میں لکھتے ہیں بندہ کے نزدیک ایک مثل کو زیادہ قوت ہے نیز ص۱۵۲ جلد اول میں ہے الجواب۔ ایک مثل کا مذہب قوی ہے۔

شیخ جی اب کہیے عامل بالحدیث ہم یا آپ اپنے امام باڑہ کی لاج رکھتے ہوئے۔ ایمانداری سے کہیے شیخ جی نے ص۱۲۲ میں کچھ مسائل اہلحدیثوں کی طرف سے منسوب کیے ہیں طعن کی طور پر مگر ہم ان کا نعم البدل پہلے ہی ہدیہ کر چکے ہیں جو ان سے بھی بدتر جیسے بھی سمجھیں اور ان کے جوابات ہماری اسراری گرنامی کتاب سے بھی معلوم کر سکتے ہیں شیخ جی ہم اس کے جوابات شائع کر چکے ہیں ان کے جوابات تو آپ لوگوں سے ہوئے نہیں مگر پھر بھی اس بیحیائی کو تو دیکھیے اور اس کا کچھ اندازہ لگائیے شیخ جی ص۱۲۳ میں فرماتے ہیں فقہ کے تمام مسائل سیدنا امام اعظمؒ کے نہیں ہیں۔

تو حضرات آج ان کی آنکھیں کھلی ہیں۔ میں کہتا ہوں ہدایہ اور شرح وقایہ عالمگیری یہ مشہور متداول کتابیں کس امام ابوحنیفہ کے مذہب کی ہیں کیا آپ یہ کہنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ فقہ ہمارے امام اعظم نعمان بن ثابت کوفی کے مذہب کی نہیں ہیں تو ہم اپنے ان اعتراضوں کو واپس لیتے ہیں مگر آپ اپنے علماء حقانی سے لکھوا دیں۔ ہم نے شیخ جی ۲۵ کے قریب جو مسائل آپ لوگوں کے مشہور متداول فقہ کے مستند کتابوں کے حوالوں سے لکھے ہیں آپ ان کتابوں کو اپنی مانتے ہیں یا کسی اور ابو۔ حنیفہ کی تو پھر جھگڑا ہی ختم ہو گیا شیخ جی یہ تو آپ کسی ایسے شخص کے سامنے کہیے کہ جسے آپ کی فقہ سے عبور نہ ہو شیخ جی اگر آپ غیرت کے پتلے ہیں تو ان مسائل کے کہنے والے ابوحنیفہ کا

تعیین خود کر دیں یا اپنے اعوان سے کرا دیجئے محض ان بیش ابوحنیفہ کے نام شمار کروا دینے سے کام نہیں چل سکتا یہ تو ایک اہلحدیث جنتری والے نے لکھ ڈالے تھے غالباً مولانا عبدالمجید سوہدرہ والے کی ہے مگر میں تو اس کو محض ایک ڈھول ہی سے بیگانہ تصور کرتا ہوں اس کی کوئی وقعت نہیں ہم امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی جسے آپ تابعی تصور کرتے ہیں اور ان کے امام محمد اور یوسف جیسے شاگرد ہیں اُن کے مسئلے آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں ہوش سنبھال کر اب باتیں کریں دیوانوں کی بڑ نہیں چلیگی شیخ جی ہمیں ان تمام ابوحنیفوں کی پوری پوری مع سوانح خبر ہے سب کچھ ہوتے رہیں مگر ہم آپ کے سامنے اوسی کو پیش کر رہے ہیں جن کی فقہ مدارس میں پڑھی جا رہی ہے اور ہدایہ وغیرہ جمع ہے امام محمد ابوحنیفہ کے مسائل جامع الصغیر کتاب الحج کتاب الآثار و موطا میں لکھتے ہیں وہ کون سے ابوحنیفہ ہیں؟ شیخ جی اس قسم کا چکمہ کسی اناڑی کو دیجئے رہاں تو اگر کوئی اس قسم کی باتیں کریگا تو اُسے بریلی کے پاگل خانہ میں جالان کرا دیگا کیوں صاحب یہ وہ مثل تو نہیں کہ رات بھر ممیائی صبح ہوتے ہی ایک ہی بیائی رات بھر جگی پھر اگی صبح ایک ہی جنی برابر اٹانکا لا خوب سوچ کر میدان میں قدم رکھیں شیخ جی نے صفحہ ۱۲۹ میں مولنا رفیق کو چیلنج رفعیدین وغیرہ کیلئے قولی حکمی حدیثوں کے متعلق دیا ہے اس سے پہلے شیخ جی ہمارا اشتہار گیارہ ہزار انعامی حاصل کر کے دیکھیں اور اپنے مولویوں سے جواب لیکر گیارہ ہزار حاصل کریں یہ اعلے تجارت ہے اس کساد بازار میں - میں بھی تو آپ لوگوں کی بہادری دیکھتا ہوں کہ کتنے پانی میں پیر رہے ہیں - اگر غیرت ہے تو جواب دیکر انعام لے جاؤ ورنہ چلو پانی کا حساب لگا لو سا واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم اجمعین ........ مورخہ ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۹۵۲ء مطابق ۲ صفر المظفر سنہ ۱۳۷۲ھ جمعہ ...

کتبہ ______ بنالہ